قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

منگل 17؍ جنوری 2023ء | 24؍ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 17؍ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:14

ارشاد باری تعالیٰ

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

(آل عمران: 39)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذرّیت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی ادب الولد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد والاحسان الی البنات)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

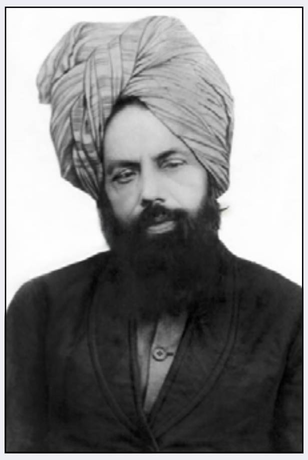

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلّاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفّل کرے گا اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پرواہ تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہوگیا، میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 109 ایڈیشن 1984ء)

وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونو نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الکہف:83) ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 110 ایڈیشن 1984ء)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ سوچ رکھتی ہے اور ان کو یہ توجہ ہے یا کم از کم فکر ہے کہ کس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے ہماری سوچیں اس زمانے میں جبکہ دنیا کی خواہشات نے ہر ایک کو گھیرا ہوا ہے، یہ ہیں کہ ہم اپنی اولاد کے لئے صرف دنیا کی فکر نہیں کرتے بلکہ دین کی بہتری کا بھی خیال پیدا ہوتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے بشرطیکہ مسلمان اس طرف توجہ دیتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے ہوں کہ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اور اس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں جب قدم قدم پر شیطان کی پیدا کی ہوئی دلچسپیاں مختلف رنگ میں ہر روز ہمارے سامنے آ رہی ہوں تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دعائیں اور طریق بتائے ہیں تو اس لئے کہ اگر ہم چاہیں تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مسلسل دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 14؍ جولائی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- سارے جہاں سے اچھا، دارالاماں ہمارا
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً
- ممکنہ تیسری عالمی جنگ
- جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں گریجویشن 2022ء
- پیشوانِ مذاہب سیمینار
- نمائش فتح عظیم مسجد کی سیر

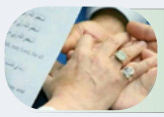

دربارِ خلافت

شراب کا نشہ انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ابھی شراب کی مثال دی گئی ہے کس طرح وہ شراب پیتے تھے اور کس قدر اُن کو اس بات پر فخر تھا۔ جب اس کا نشہ چڑھتا ہے تو کیا حالت انسان کی بنا دیتا ہے۔ ان ملکوں میں رہنے والے یہاں کے شرابیوں کے نمونے اکثر دیکھتے رہتے ہیں۔ ہماری مسجد فضل کی سڑکوں پر بھی ایک شرابی پھرتا ہے اور اُس کے پاس سوائے شراب کے ٹِن کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ گندے کپڑے لیکن شراب خرید لیتا ہے۔ مجھے یہ بھی پتا چلا ہے کہ وہ پڑھا لکھا بھی ہے اور شاید کسی زمانے میں انجینئر بھی تھا۔ بہر حال اب تو کچھ کام نہیں کرتا، ویسے بھی اُس کی عمر ایسی ہے۔ کونسل سے جو کچھ ملتا ہے اُس کو، حکومت سے شاید جو بھی خرچہ ملتا ہو، وہ سب شراب پر خرچ کر دیتا ہے۔ سڑکوں پر زندگی گزارتا ہے۔ نشے نے اُس کی دماغی حالت بھی خراب کر دی، بیچارہ بالکل مفلوج ہو گیا۔ نشے کی حالت میں جب وہ ہو تو اُسے دیکھ کے ڈر لگتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ وہ عورتوں کو راہ چلتے روک لیتا ہے، باوجودیکہ وہ اس ماحول میں رہنے والی انگریز عورتیں ہیں لیکن اُن کے چہروں سے خوف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ تو بہر حال شراب کے نشے نے اُس کی یہ حالت بنائی ہے۔ ایسے شرابی بھی عام ملتے ہیں جو نشے میں اتنے غصیلے ہو جاتے ہیں کہ ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ عجیب عجیب حرکتیں اُن سے سرزد ہوتی ہیں۔ مجھے یاد ہے جب مَیں گھانا میں تھا تو ٹمالے (Tamale) وہاں ایک شہر ہے۔ اُس زمانے میں وہاں جماعت کا زرعی پراجیکٹ تھا۔ تو جس گھر میں مَیں رہتا تھا اُس کی باہر کی طرف، نہ صرف باہر کی طرف بلکہ اندر کی طرف بھی چار دیواری نہیں تھی۔ تمام گھر جو تھے وہ بغیر چار دیواری کے ہی تھے۔ یہاں بھی عموماً ایسے بنے ہوتے ہیں۔ بعضوں نے اپنے اندر کے صحنوں میں چار دیواری بنائی ہوئی تھی جس طرح یہاں کے backyard ہوتے ہیں۔ بہر حال ہمارا گھر ایسا تھا کہ نہ اُس کے اندر صحن تھا نہ باہر، ہر طرف سے کھلا تھا۔ چھوٹی سی جگہ تھی جہاں گاڑی کھڑی کی جاتی تھی۔ کوئی دیوار اور گیٹ نہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ اُن دنوں میں وہاں کے معاشی حالات خراب تھے۔ اگر کوئی چیز باہر کھلے میں پڑی ہو تو چوریاں بھی ہوتی تھیں۔ اب تو یہاں بھی چوریاں شروع ہو گئی ہیں بلکہ یہاں تو دروازے توڑ کے چوریاں ہونے لگ گئی ہیں، ڈاکے پڑنے لگ گئے ہیں۔ بہر حال امن کی حالت اُس وقت خراب تھی اس وجہ سے کہ معاشی حالات خراب تھے۔ وہاں ہم نے ایک watch man رکھا ہوا تھا، اُس کو میں نے رکھا تو رات کے لئے آتا تھا اور اُس کو میں نے خاص طور پر کہا کہ ہماری گاڑی جو پِک اپ تھی باہر کھڑی ہوتی ہے۔ اس کا ٹائر باہر ہی پڑا ہوتا ہے کیونکہ اس کی ایسی حالت تھی کہ اُس کے اندر تبدیلی کر دی گئی تھی جہاں ٹائر رکھنے کی جگہ ہوتی ہے وہ وہاں رکھا نہیں جا سکتا تھا۔ بہر حال اُس کو خاص طور پر میں نے یہ کہا کہ ٹائر بہت چوری ہوتے ہیں اس کا خیال رکھنا۔ تو اکثر یہی ہوتا تھا کہ وہ شراب کے نشے میں آتا تھا اور ٹائر کو باہر نکالتے وقت ٹائر سے پہلے خود زمین پر گرا ہوتا تھا۔ تو بہر حال ایک دن مَیں نے اُسے دیکھا کہ اوندھے منہ پڑا ہوا ہے۔ اُس دن تو بہت ہی نشے میں تھا۔ اُس وقت چوکیدار اُس نے کیا کرنا تھا۔ وہ اول فول بک رہا تھا۔ اُس وقت تو مصلحت کا تقاضا یہی تھا کہ کچھ نہ کہا جائے کیونکہ اُس نے پھر مجھے بھی برا بھلا کہنا شروع کر دینا تھا۔ اگلے دن جب اُس کا نشہ تھوڑا کم ہوا یا اترا تو میں نے اُسے کہا کہ تم جاؤ اب، تمہیں نہیں رکھنا۔ بڑی منّتیں سماجتیں کرنے لگا۔ خیر پینا تو بہر حال وہ نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن اُس نے یہ عقل مندی کی کہ یا تو وقت سے پہلے اتنا وقت دے دیتا تھا کہ جب یہاں ڈیوٹی پر آنا ہے تو نشہ کم ہو جائے یا پھر اُس وقت حساب سے پیتا ہو گا، نشہ زیادہ ظاہر نہ ہو۔ لیکن بہر حال نشئی جو ہیں وہ قابو تو رکھ نہیں سکتے۔ کچھ عرصے بعد پھر وہی حالت ہونی شروع ہو گئی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نشے میں انسان کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے، کیا بول رہا ہے۔ اگلے دن جب اُسے پوچھو کہ تم یہ یہ کہتے رہے تو صاف انکاری ہوتا تھا کہ میں تو بڑے آرام سے رہا ہوں۔ مَیں نے تو ایسی بات ہی کوئی نہیں کی۔ تو ایسے اچھے بھلے انسان ہوتے ہیں کہ نشہ جب اترتا ہے تو مانتے بھی نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس سے آپ کو ایک ٹرین کے سفر کے دوران واسطہ پڑا۔ وہ ایک معزز خاندان کا شخص تھا۔ شاید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانتا بھی تھا اور پونچھ کے کسی وزیر کا بیٹا بھی تھا۔ وہ ٹرین کے اس سفر میں نشے میں ایسی باتیں کہہ رہا تھا جو عقل و ہوش قائم ہونے کی صورت میں کبھی انسان کہہ نہیں سکتا۔ تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ شراب کا جو نشہ ہے انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور نشے میں اُسے بالکل پاگل بنا دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 17/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سارے جہاں سے اچھا، دارالاماں ہمارا

(کلام حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ)

سارے جہاں سے اچھا، دارالاماں ہمارا
دارالاماں ہمارا، جنت نشاں ہمارا

جس جا پہ اپنا عیسیٰ اترا ہے آسماں سے
اے سننے والے! سن لو ہے وہ مکاں ہمارا

مسجودِ قدسیاں ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ، ہے ہر زماں ہمارا

گلہائے معرفت پر ہم بلبلیں ہیں گویا
اب بن چکا نشیمن یہ بوستاں ہمارا

یا رب! یہ آرزو ہے، پوری ضروری کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا، مدفن ہو یاں ہمارا

کیا خوف ہے خزاں کا اس بوستانِ دیں کو
مرزا غلام احمدؑ ہے، باغباں ہمارا

جو کام کر دکھایا مہدی! تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے، سیف و سناں ہمارا

حد سے بڑھیں نہایت ایذائیں دشمنوں کی
طاعون حق نے بھیجا پھر پاسباں ہمارا

تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کرو گے
ہے روزِ اولیں سے جب آسماں ہمارا

وہ دن بھی آ رہا ہے جب ہو گا ایک عالم
ان گالیوں کے بدلے پھر خطبہ خواں ہمارا

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً

کتاب الوضوء جزو 4

قسط 14

سوال: کسی جگہ کھڑا یا برتن میں پڑا پانی کب تک استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: زہری نے کہا کہ جب تک پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ نہ بدلے، اس میں کچھ حرج نہیں اور حماد کہتے ہیں کہ (پانی میں) مردار پرندوں کے پر پڑ جانے سے کچھ حرج نہیں ہوتا۔

سوال: مردہ جانوروں کی ہڈیوں وغیرہ کے استعمال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ہاتھی وغیرہ کی ہڈیاں اس کے بارے میں زہری کہتے ہیں کہ میں نے پہلے لوگوں کو علماء سلف میں سے ان کی کنگھیاں کرتے اور ان کے برتنوں میں تیل رکھتے ہوئے دیکھا ہے، وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ہاتھی کے دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں۔

سوال: اگر گھی میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: ام المؤمنین میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ سے چوہے کے بارہ میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا۔ فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال پھینکو اور اپنا باقی گھی استعمال کرو۔

سوال: اللہ کی راہ میں کھائے ہوئے زخم کا کیا اجر ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر زخم جو اللہ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہو گا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہو گا۔ جس کا رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو مشک کی سی ہو گی۔

سوال: ابوہریرہؓ نے اپنی امّت کے بارے میں کیا سنا؟

جواب: ابوہریرہؓ نے رسول اللہؐ سے سنا، آپؐ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دنیا میں پچھلے زمانے میں آئے ہیں مگر آخرت میں سب سے آگے ہیں۔

سوال: کھڑے پانی میں نجاست گر جائے تو؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے۔ کہ پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

سوال: کپڑے یا بدن پہ تھوک وغیرہ لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: مروان نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے تو نبی کریمؐ نے جتنی مرتبہ بھی تھوکا تو وہ لوگوں کی ہتھیلی پر پڑا۔ پھر وہ لوگوں نے اپنے چہروں اور بدن پر مل لیا۔

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ اپنے کپڑے میں تھوکا۔

ان روایات سے امام بخاریؒ نے استنباط کیا ہے کہ تھوک وغیرہ کپڑوں اور بدن پر لگنے سے کوئی حرج واقعہ نہیں ہوتا۔

سوال: کون سا مشروب حرام ہے؟

جواب: حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے۔

سوال: کیا جوان بیٹی اپنے والد کے پاؤں اور سر وغیرہ کی صفائی کر سکتی ہے؟

جواب: سہل بن سعد الساعدیؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے احد کے زخم کا علاج کس دوا سے کیا گیا تھا۔ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور فاطمہؓ آپؐ کے منہ سے خون دھوتیں پھر ایک بوریا کا ٹکڑا جلایا گیا اور آپؐ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

سوال: مسواک کرنے اور گلا صاف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رات رسول اللہؐ کے پاس گزاری تو میں نے دیکھا کہ آپؐ نے مسواک کی۔ اور یہ بھی روایت کہ رسول اللہؐ اس طرح مسواک کر رہے تھے کہ جیسے قے کر رہے ہوں۔ یعنی دانتوں اور گلے کی صفائی سنت رسول اللہؐ ہے۔

سوال: کیا بڑے آدمی کو چیز پہلے پیش کرنا ادب کا تقاضا ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ خواب میں مسواک کر رہا ہوں تو میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔

سوال: کیا آپؐ نے سونے سے قبل وضو کی ہدایت فرمائی ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر پڑھو، اللهم أسلمت وجهي إليك، وفوضت أمري إليك، وألجأت ظهري إليك، رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت، وبنبيك الذي أرسلت۔

اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔

اگر اسی رات سوئے سوئے مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھے۔

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم اے آر بھٹی لکھتے ہیں:

خاکسار کو روزانہ روزنامہ الفضل آن لائن جو مکمل روحانی اخبار ہے پڑھنے کو ملتا ہے الحمدللہ ۔ دنیا میں ہونے والی جماعتی ترقی پر دل شاد ہوتا ہے اور خدا کے آگے دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم ہماری کمزوریوں کے باوجود اسلام کو پورے جہاں پر محیط کر دے آمین ۔ خاکسار بحیثیت طالب علم کے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لکھاری ایسے ہوں گے جنہوں نے صحافت میں ڈگریاں لی ہوئی ہوں گی، کچھ لکھتے لکھتے لکھاری بنے ہوں گے اور کچھ پیشہ ورصحافت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے بعد اس اخبار میں تحدیث نعمت کے طور پر مضامین لکھتے ہیں مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جو اس پلیٹ فارم سے سیکھنے اور لکھنے کی کوشش میں ہیں۔ آج کی گلوبل دنیا میں نہایت قابل لکھاری ابھی بھی موجود ہیں جو ایک ایک لائن اور جملے کو دیکھتے اور پرکھتے ہیں اور یقیناً اس اخبار میں بھی انہی باتوں کا خیال رکھا جاتا ہو گا کیوں کہ اس روزنامہ کی بین الاقوامی ذمہ داریاں ہیں مگر اتنا ضرور عرض کروں گا کہ وقت کے ساتھ اس میں مزید اچھے روحانی رنگ بھرے جاسکتے ہیں۔ اب جبکہ سو سال پہلے کی اخبار بھی ہمارے سامنے ہوتی ہے اور آج کی بھی ۔ اس لئے یہ موازنہ ہرگز مشکل نہیں موجودہ دور سے پچاس، ساٹھ سال پیچھے چلے جایئے تو بعض لکھاریوں کی تحریرات پڑھنے پر جو لطف آتا تھا اس کا ذکر ناقابل بیان ہے اور جنہیں پڑھنے کا شوق ہے وہ تو عمدہ تحریر کا مزہ لیتے ہیں گو انہیں آج کی سہولتیں میسر نہ تھیں لیکن میں حیران ہوں کہ کیسے اتنا خوبصورت لکھتے تھے۔ پھر تحریرات میں الفاظ کا چناؤ اتنا بہترین ہوتا تھا کہ دل مضمون کو پورا پڑھ کے ہی چھوڑتا تھا۔ ہمارے برصغیر کے کن کن لکھاریوں کے نام لوں۔ اب تو کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اردو کی خبریں اس دکھ سے سُنتے ہی نہیں ان میں آدھی انگریزی اور دوسری زبانوں کی آمیزش ہے۔ اردو زبان اردو نہیں رہی بلکہ موجودہ دور میں کچھ اور ہی نظر آتی ہے ۔ خاکسار اپنے پرانے لکھاریوں کی مدح میں لکھنے کی جرات کر ہی نہیں سکتا کیا لکھتے تھے وہ۔ آج کل تو پڑھنے کا رجحان ہی ختم ہو گیا ہے۔ خدارا پرانے لکھاریوں کی طرح تحریروں میں دلچسپی لانے کے لئے کوشش کی جائے اور ہر لکھاری اپنے موضوع پر خوب تحقیق کر کے لکھے اور اس میں دلچسپی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہو۔ لکھتے تو سبھی ہیں۔ کاش! یہ لوگ پرانے لکھاریوں سے ملیں اور ان کے تجربے سے فائدہ اٹھائیں اور لکھنے پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ہمارا روزنامہ یہ کام کر تو ضرور رہا ہے لیکن ہمارے نوجوان اب لکھنے پڑھنے کی طرف متوجہ نہیں۔ کوشش کریں کہ پھر سے پڑھنے لکھنے کا رجحان پیدا ہو۔ ہاں یہ ٹھیک ہے ان کو آج کے دور میں اور بھی بہتر ذرائع میسر ہیں مگر کم از کتابیں اور مضامین وہ نہیں پڑھتے۔ میں اکثر لائبریری جاتا ہوں یقین جانیں نوے فیصد قاری عمر رسیدہ ہوں گے۔ چاہے وہ اخبارات کا مطالعہ کر رہے ہوں یا کچھ اور پڑھ رہے ہوں۔ نوجوان تو نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ روزنامہ الفضل تو لکھنے والوں کے لئے اپنا پلیٹ فارم دے رہا ہے۔ کاش! اس سے ہم فائدہ اٹھائیں ۔ اللہ کرے کہ سب نئے لکھاریوں کی تحریروں میں وہ رنگ بھر جائیں جو دیدہ زیب بھی ہوں اور لطف دینے والے بھی ہوں۔ پھیکی تحریر پھیکی ہی رہتی ہے ۔ اب بھی ہمارے اچھے لکھاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں وہ تاثیر پیدا کرے کہ پڑھنے والے اس سے بھر پور فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ خاکسار کسی لکھاری پر تنقید نہیں کر رہا۔ ہمارا اخبار خدا کے فضل سے نیٹ پر موجود ہوتا ہے اور اپنے پرائے، مخالف اور دوست سب پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی رہنمائی کا موجب بنائے۔ خاکسار طالب علم ہے سیکھنے کی کوشش کر رہا ہے اگر کہیں غلطی دیکھیں تو صرف نظر فرمائیں آج کا تبصرہ، نئی آراء، نئی سوچ پر مبنی ہے ۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعاؤں سے چھپنے والا یہ اخبار ان شاء اللہ بلندیوں کی معراج تک پہنچے گا اور یہ ہمارے لئے کسی بڑی نعمت سے کم نہیں اللہ تعالیٰ اسے کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

سید انور احمد شاہ۔ بُرکینا فاسو

ممکنہ تیسری عالمی جنگ

قسط نمبر 2

چھ خونی جنگوں یا بغاوتوں کا ذکر

اول۔لوشان کی بغاوت: یہ بغاوت چین کے تانگ خاندان کے خلاف 755ء سے لے کر 763ء تک جاری رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ملکی آبادی کا دو تہائی حصہ اس بغاوت کے دوران مارا گیا۔ اور ان مرنے والوں کی تعداد چھتیس ملین بتائی جاتی ہے۔

دوم۔ چِنگ خاندان: کی منگ خاندان کے اوپر فتح۔ یوں تو چِنگ خاندان سے مِنگ خاندان کو جو اقتدار کی منتقلی تھی وہ پر امن طور پر ہوگئی تھی مگر شمال مشرقی علاقہ میں کچھ بغاوت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے جو رفتہ رفتہ ایک ہولناک صورت اختیار کر گئے اور اس طرح 1618ء سے لے کر 1683ء تک یعنی پینسٹھ سال تک چلنے والی اس بغاوت میں اندازہ ہے کہ پچیس ملین انسانی جانیں تلف ہوئیں۔

سوم۔ تی پنگ بغاوت: یہ لڑائی چِنگ خاندان اور عیسائی ملینارین تی پنگ آسمانی بادشاہت نامی تحریک کے درمیان چودہ سال تک جاری رہی۔ یہ عرصہ 1850ء سے 1864ء پر محیط ہے۔ اس لڑائی میں جانی نقصان کا اندازہ بیس سے تیس ملین لگایا جاتا ہے۔

چہارم۔ دونگان کی بغاوت: یہ لڑائی انیسویں صدی میں لڑی گئی اس کے متحارب گروپوں میں ہانز کے مسلمان اور مشرقی ایشیاء کا ایک نسل پرست گروپ تھا۔ چین میں اس وقت چِنگ خاندان کی بادشاہت تھی۔ اس جنگ میں جنگ کے علاوہ قحط اور نقل مکانی کے ہاتھوں اندازہ ہے کہ بیس ملین افراد جان کی بازی ہار گئے۔

پنجم۔روسی سول وار: 1917ء میں روسی انقلاب کے فوراً بعد یہ جنگ روسی اور مخالف گروپ جو وائٹ آرمی کہلاتا تھا کے درمیان ہوئی اور 1922ء تک جاری رہی۔ اس میں انسانی جانوں کا نقصان آٹھ سے 9ملین شمار کیا گیا تھا۔

ششم۔ چینی سول وار: یہ سول وار 1927ء سے شروع ہو کر 1950ء قریباً 23/ سال جاری رہی اس میں ایک طرف حکومت کے حمایت یافتہ اور دوسری طرف کامونسٹ پارٹی آف چین تھے۔ اس میں بڑے پیمانے پر قتل عام کیا گیا اور ظلم اور بربریت اور انسانیت سوز مظالم بہت وسیع پیمانے پر دونوں طرف سے ڈھائے گئے۔ اس میں قریباً آٹھ ملین جانی نقصان ہوا۔

صلیبی جنگوں کا احوال

مسلمان ریاستوں میں عیسائیوں کو تمام مراعات حاصل تھیں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی۔ لیکن عیسائیوں کو بیت المقدس میں مسلمانوں کی موجودگی کھٹکتی تھی۔ دسویں صدی عیسوی کے آخر پر عیسائیوں میں یہ خیال عام ہوگیا کہ قیامت قریب ہے۔ اس لئے مسیحی دنیا کے ہزاروں عیسائی دور دراز سے بیت المقدس آنا شروع ہو گئے۔ صلیبی جنگوں کے آغاز کی وجہ وہ اپیل ہے جو شہنشاہ الیکریس نے 1094ء میں پوپ اربن ثانی سے کی تھی۔

سقوط بیت المقدس: 1099ء میں صلیبی فوجوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا 42 دن کے محاصرہ کے بعد بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگیا۔ اُس وقت جو حکومت تھی وہ کئی سلطنتوں میں تقسیم تھی اور مسلمانوں کی متحدہ قوت موجود نہ تھی۔ وہ کئی ہفتوں تک اس مقدس شہر میں مسلمانوں کو قتل کرتے رہے۔ صرف مسجد اقصیٰ میں ستر ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ فرانس کے مشہور مؤرخ میشو نے لکھا کہ تاریخ میں اس اندھے تعصب کی مثال نہیں ملتی۔ عربوں کو اونچے چھتوں اور برجوں سے گرایا جاتا۔ زندہ آگ میں جلایا جاتا۔ مسلمانوں کو جانوروں کی طرح سڑکوں پر گھسیٹا جاتا تھا۔ لاشوں کے انبار تھے جو راستوں پر لگے ہوئے تھے۔ ہیکل سلیمانی میں اس قدر خون بہا کہ لاشیں اس میں تیرتی پھرتی تھیں۔ سب لاشیں کٹی پھٹی ہوئی تھیں۔ صلیبی جنگجوؤں نے بیت المقدس کی فتح اور غارت گری اور قتل عام کے بعد یورپ کو اس طرح سے مبارک باد دی اللہ ہمارے عجز و انکساری سے رام ہوگیا اور ہمارے عجزوانکساری سے آٹھویں روز اس نے بیت المقدس کو دشمنوں سمیت ہمارے حوالے کر دیا، اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ جو وہاں موجود تھے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تو اس قدر لکھ دینا کافی ہے کہ جب ہمارے سپاہی ہیکل سلیمانی کے معبد میں داخل ہوئے تو ان کے گھوڑوں کے گھٹنوں تک مسلمانوں کا خون تھا۔

بیت المقدس کی فتح: سقوط بیت المقدس کے 91 برس بعد 1190ء میں تاریخ نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ سلطان صلاح الدین ایوبی بیت المقدس کے باہر اپنی فوجوں سمیت موجود تھا۔ یہ مقام مسلمانوں کے لئے جتنا مقدس ہے اتنا ہی عیسائیوں کے لئے بھی مقدس ہے۔ لہٰذا سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسایوں کو سب سے پہلے یہ پیشکش کی کہ تم پر امن طور پر شہر میرے حوالے کر دو اور اس کے بدلے میں تم کو اتنا ہی رقبہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں مگر عیسائیوں نے انکار کر دیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ کئی دن کی لڑائی کے بعد عیسائیوں نے صلح کی پیشکش کر دی۔ اس پر طے ہوا کہ ہر مرد دس دینار فدیہ ادا کرے گا عورت پانچ دینار اور فی بچہ دو دینار فدیہ چالیس دن کے اندر ادا کرنا ہوگا۔ جو یہ فدیہ ادا کردے گا وہ جا سکتا ہے باقی کو جنگی قیدی سمجھا جائے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی آج اس حیثیت میں تھا کہ مسلمانوں کے خون کا بدلہ لے سکتا تھا مگر اس نے خالص اسلامی شرافت اور حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔ پھر چالیس روز کے بعد بھی جو لوگ فدیہ نہ دے سکے تو سلطان نے اپنے اُمراء سے کہا کہ صدقہ کے طور پر وہ جتنا فدیہ ادا کر سکتے ہیں صدقہ کریں۔ سلطان نے عیسائی فوجیوں کی بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کیا اور فوج میں ان کے مرتبہ کے مطابق مالی امداد کی اور جن کے شوہر جنگی قیدی تھے ان کو آزاد کر دیا۔

ملک شام میں صلیبی جنگ: 1148ء کو نُوئی ہفتم کی سربراہی میں کئی لاکھ فرانسیسی اور جرمن فوجیں ایشیائے کوچک سے ہوتے ہوئے شام پہنچ گئیں۔ یہاں معین الدین انز اور سیف الدین غازی نے ان کا مقابلہ کیا۔ آخر عیسائی فوجیں واپس جانے کو تیار ہوگئیں۔ لین پول، ایک عیسائی مؤرخ نے 1149ء میں لکھا کہ یہ بہادر سورما جو دوسری صلیبی جنگ لڑنے کے لئے آئے تھے اپنے اپنے مقامات کو واپس جاتے ہوئے نظر آئے۔

عسقلان پر صلیبی فوجوں کا قبضہ: 548ھ میں عسقلان پر صلیبی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد دمشق میں جو حکمران تھا مجیرالدین آبق، وہ برائے نام ہی تھا۔ فرنگی وہاں پر من مانیاں کرتے پھرتے تھے۔ نورالدین زنگی کو عسقلان پر حملہ کرنے میں دمشق راہ میں حائل تھا۔ خطرہ یہ تھا کہ مجیرالدین حملہ کی صورت میں صلیبی فوجوں کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا اس لئے نورالدین زنگی نے امیر نجم الدین ایوبی کی مدد سے دمشق کے لوگوں کے دلوں میں جو پہلے سے ہی متنفر تھے اپنے ساتھ ملا لیا اور اس کے بعد نورالدین زنگی نے دمشق پر چڑھائی کر دی اور اس سے قبل کہ صلیبی، مجیرالدین آبق کی مدد کرتے، دمشق کو فتح کر لیا۔

حارم اور بانیاس کی فتح: حلب کے مغرب میں انطاکیہ کا قلعہ حارم مسلمانوں کے لئے بڑا خطرناک ہوسکتا تھا اس لئے 551ھ کو نورالدین زنگی نے حملہ کر دیا اور فرنگی اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور حارم کا آدھا علاقہ دے کر صلح کر لی۔ اس کے بعد نورالدین زنگی واپس حلب چلا گیا۔ جبکہ اس اثنا میں یورپ سے تازہ دم فوجیں آ گئیں اب نورالدین واپس پلٹا اور اس نے بانیاس کا محاصرہ کر لیا۔ 552ھ میں زنگی کو فتح نصیب ہوئی۔ یہاں سے بہت سامالِ غنیمت بھی ہاتھ آیا۔ اس کے علاوہ دوسری طرف عیسائیوں کی قوت کو اس شکست سے شدید صدمہ لاحق ہوا۔ یہ فتح نورالدین زنگی کی بڑی فتوحات میں شمار ہوتی ہے۔

سپین کی فتح: 27/ رمضان 92ھ بمطابق 19/ جولائی 711ء کی صبح کوطبل جنگ میں ایک طرف راڈرک کی فوج تھی دوسری طرف طارق بن زیاد مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ راڈرک دو گھوڑوں پر نصب اپنے تخت رواں پر بہت زر و جواہر اور موتی اور قیمتی لعل و جواہر سے مرصع و مزین لباس میں متمکن تھا۔ دونوں فوجوں میں لڑائی شروع ہوئی۔ بادشاہ کی فوج کا ایک بڑا حصہ بادشاہ کے ساتھ خوش نہیں تھا۔ اس طرح ایک لاکھ کی فوج کے مقابلہ پر بارہ ہزار مجاہدین تھے۔ فوج میں شامل گاتھ شہزادے طارق بن زیاد سے آ ملے اور فوج میں بددلی پھیل گئی مگر راڈرک نے ان شہزادوں کی بے وفائی کا اثر نہ لیا۔ 27/ رمضان سے 5/ شوال تک جنگ جاری رہی۔ آخری روز طارق بن زیاد خود آگے بڑھ کر سیدھا راڈرک پر حملہ آور ہوا، بادشاہ بھاگ نکلا اور کسی کے ہاتھ نہ آیا البتہ دریا کے کنارے مرصع گھوڑا اور جوتا مل گیا، اس سے زیادہ کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ اس جنگ میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے اور عیسائی مقتولین کی تعداد بے شمار تھی۔ عیسائی فوج بھاگ کر مختلف قلعوں میں چلی گئی، اب طارق بن زیاد کو ایک ایک کر کے اُن سارے قلعوں کو فتح کرنا تھا۔

سپین میں مسلمانوں کی گرفت کو مضبوط کرنے کی ضرورت تھی اس کے لئے اشبیلیہ کے حکمران معتمد نے یوسف بن تاشفین سے مدد کی درخواست کی۔ سلطان اپنی بیس ہزار فوج کو افریقہ سے لے کر اشبیلیہ آ گئے۔ الفانسو کی فوجی طاقت دوسرے قریبی حمایتی ملا کر ساٹھ ہزار تھی۔ معاہدہ ہوا کہ

جنگ سوموار کے دن ہوگی۔ مگر الفانسو نے معاہدہ کے برخلاف جمعہ کے دن حملہ کر دیا۔مسلمان فوج کو معتمد نے پہلے ہی بتایا تھا کہ الفانسو اپنے قول سے کسی وقت بھی پھر سکتا ہے اس لئے تیار رہنا۔ جنگ شروع ہوگئی یوسف بن تاشفین نے اپنی فوج کا ایک حصہ لے کر لمبا چکر کاٹ کر عیسائی فوج پر عقب سے حملہ کر دیا، اس سے عیسائی فوج کا بہت ہی زیادہ جانی نقصان ہوا، اور الفانسو میدان سے بھاگ نکلا۔ اب یوسف بن تاشفین اگلی پیش قدمی کی تیاری کر رہے تھے کہ ان کو اطلاع ملی کہ ان کا بیٹا فوت ہوگیا ہے۔ تاشفین نے تین ہزار فوجی معتمد کی مدد کے لئے چھوڑے اور خود افریقہ روانہ ہوگئے۔ اس طرح مزید علاقے تو قبضہ میں نہ آسکے مگر مسلمانوں کی حکومت کو اگلے 400 سال تک دوام حاصل ہوگیا۔

فرنگیوں کا مصر پر قبضہ: اہل مصر کی بیداری کو یورپین قومیں کسی طور برداشت نہ کرسکتی تھیں۔ جس طرح فرانس نے تیونس پر قبضہ کیا تھا اسی طرح انگریزوں نے مصر پر قبضہ کا منصوبہ بنایا۔ 1876ء میں برطانیہ نے نہر سویز کی تعمیر کے بعد اس پر قبضہ کے خواب دیکھنے شروع کر دیے، اور اپنے قرضوں کی واپسی کا مطالبہ کیا جو بہت شدید تھا۔ برطانیہ نے مالی ماہرین کو مصر بھیجا ان کی رپورٹ کے مطابق مصر کے مالی حالات بہت مخدوش ہیں اور یورپین امداد کے بغیر اس کے دیوالیہ ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔ اس وقت مصری وزیر توفیق پاشا انگریزوں کے ساتھ ملا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف وہ ملکی سلامتی کے احکامات بھی جاری کر رہا تھا۔ جب برطانوی بحری بیڑہ مصر پہنچا تو اس نے خود کو انگریزوں کی امان میں دے دیا۔عرابی پاشا وزیر جنگ اور وزیرِ بحریہ تھے۔مصری فوجوں کی تعداد 14 ہزار تھی جو انگریزوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ انگریزوں نے نہر سویز جو غیر جانبدار علاقہ تھا اس میں سے اپنی فوجیں گزار کر اسماعیلیہ لاکر وہاں سے حملہ کی تیاری شروع کر دی۔ دوسری طرف اندرونی ساز بازوں پر تھی۔مزید برآں ایک پروفیسر جو عربی اور ایشیائی زبانوں کا استاد تھا، ایک اخباری نمائندہ کے روپ میں مصر میں داخل کر دیا گیا۔ 31/ ستمبر کو انگریزی فوج نے جب رات کو حملہ کیا تو دفاعی مورچوں پر موجود دستوں کو طے شدہ سازش کے تحت پیچھے ہٹالیا گیا تھا۔ اس طرح حملہ آور فوج نے مصری فوج کو غفلت میں جالیا اور جب تک وہ سنبھلے بہت قتل و غارت ہو چکی تھی۔ انگریزوں نے عرابی پاشا کو گرفتار کرکے جنگی مقدمہ چلایا اور جنگی مجرم کے طور پر سیلون بھیج دیا۔ اس کے بعد انگریزوں نے مصر پر 72 سال تک راج کیا۔

انطاکیہ کی فتح: سلطان ملک شاہ سلجوقی ابن سلطان الپ ارسلان سلجوقی 437ھ کو پیدا ہوا سلطان نے انطاکیہ کے عیسائی بادشاہ فردوروس کو شکست دے کر انطاکیہ فتح کیا۔ یہ عیسائیوں کا مقدس شہر تھا۔ اس میں سب سے پہلے عیسائی کلیسا کی تشکیل ہوئی تھی لہٰذا یہ عیسائیت کا گہوارہ بھی سمجھا جاتا تھا۔ یہاں بہت سے عالیشان گرجے موجود تھے۔

شاہ ہنگری کی بدعہدی: سلطان مراد خان نے جب گوشہ نشینی اختیار کی اور اپنے بیٹے سلطان محمد فاتح کو تخت نشین کیا تو اس کی عمر 14 سال تھی یہ دیکھ کر عیسائی تیاری کرنے لگ گئے کہ اس وقت ایک بچہ حکمران ہے اس لئے بڑا مناسب وقت ہے کہ سلطنت عثمانیہ پر قبضہ کرلیا جائے۔ چنانچہ شاہ ہنگری نے پوپ کے اس اشارے پر کہ مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے تمام عہد و پیمان کا لحاظ کئے بغیر بلغاریہ (جو سلطنت عثمانیہ کا حصہ تھی) پر حملہ کر دیا۔ یہ وہ شاہ ہنگری تھا جس نے انجیل پر قسمیں کھائی تھیں اور اس نے دس برس کے لئے صلح کی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی پابندی ایک مذہبی فریضہ کے طور پر کرے گا۔ اب ان حالات میں سلطان مراد کو گوشہ نشینی چھوڑ کر میدان جنگ میں آنا پڑ گیا۔ لہٰذا دونوں فوجیں آمنے سامنے آگئیں اور جنگ شروع ہوگئی۔ دورانِ جنگ مسلمانوں نے شاہ ہنگری کا سر کاٹ کر نیزے پر بلند کر دیا، لشکر میں کہرام مچ گیا اور عیسائی فوج بھاگ نکلی۔ سلطان مراد نے ایک مرتبہ پھر اپنے بیٹے سلطان محمد فاتح کے حوالہ تخت کیا اور گوشہ نشین ہوگیا مگر ایک بار پھر ہنگری کے ایک جرنیل ہونیار نے کئی مغربی امراء کو ساتھ ملا کر علم بغاوت بلند کر دیا، سلطان مراد کو پھر ایک دفعہ میدان جنگ میں اترنا پڑ گیا۔ تین دن زبردست جنگ ہوتی رہی چوتھے روز جنرل ہونیار میدان چھوڑ کر فرار ہوگیا اور جنگ ختم ہوگئی۔

قسطنطنیہ کی فتح: سلطان محمد فاتح کے دامن میں بہت سی فتوحات ہیں مگر ان سب میں خاص طور قابلِ ذکر قسطنطنیہ کی فتح ہے جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، تم ضرور قسطنطنیہ فتح کروگے، وہ فاتح بھی خوب ہے اور اس کا امیر بھی خوب ہے۔ اور یہ سعادت سلطان محمد فاتح کے حصہ آئی۔ محاصرہ قسطنطنیہ 19/ اپریل 1453ء کو شروع ہوا۔ مسلمان فوج نے قلعہ کی دیوار میں شگاف ڈالا اور قلعہ میں داخلہ کا راستہ بنانے میں کامیاب ہوگئے اس وقت سلطان محمد فاتح اپنے تازہ دم دستہ کے ساتھ حملہ آور ہوا اور قیصر کی فوج اس اچانک حملہ کا مقابلہ نہ کرسکی اور قلعہ فتح ہوگیا۔ سلطان جب سینٹ صوفیہ کے گرجا کے سامنے پہنچا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اور اس گرجا میں داخل ہوا جس میں پچھلے 1100 سال سے تین خداؤں کی عبادت ہو رہی تھی، سلطان نے حکم دیا کہ ایک خدا کی واحدانیت کا اعلان کیا جائے اور نماز کی تیاری اور اذان دینے کا حکم دیا اور اس گرجا کو مسجد ایا صوفیہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس فتح کے وقت سلطان محمد فاتح کی عمر 26 (چھبیس) سال تھی اور وہ اس فتح کے موقع پر تین سال بڑا تھا اسکندر اعظم سے جب سکندر نے کرانیکوس فتح کیا تھا۔ اسی طرح سلطان تین سال چھوٹا تھا نپولین بوناپارٹ سے جب نپولین نے معرکہ لودی میں کامیابی حاصل کی تھی۔

بوسنیا کی فتح: 1484ء میں عیسائی حکومتیں مل کر ترکوں کے مقابل پر آئیں، سلطان محمد فاتح ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ اور دو سو بحری جنگی جہازوں کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کے دفاع کے لئے نکلا۔ اُس نے سربیا کے تمام مقبوضات فتح کر لئے ماسوائے ایک شہر بلغراد کے۔ 1461ء میں شاہ بوسنیا نے پوپ کو ترکوں کے خطرے سے آگاہ کیا اور اس پر پاپائے روم نے شاہ بوسنیا کی مدد کا وعدہ کرلیا۔ چنانچہ شاہ بوسنیا نے مسلمانوں کو خراج دینے سے انکار کر دیا۔ اس صورتحال کے پیش نظر سلطان محمد فاتح نے فوری طور پر بوسنیا پر حملہ کر دیا اور بوسنیا فتح کرلیا۔ سلطان نے شاہ راڈرک کو اس کی بغاوت کی سزا میں پہاڑی سے گرا کر مار دینے کا حکم دیا۔ یہ پہاڑی راڈرک کے نام سے جانی جاتی ہے۔ بوسنیا کی فتح اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہاں کے سرداروں نے دیگر بلقانی سرداروں کے برعکس اسلام میں دلچسپی لی اور اسلام قبول کیا۔ حکومت نے ان کو بک کا خطاب دے کر ان کے علاقوں کا حکمران بنا دیا۔ سلطان محمد فاتح نے بوسنیا کے بعد ہرزیگوینا اور البانیہ کو بھی فتح کیا۔

مسلمان افواج اٹلی کے دروازے تک: سلطان محمد فاتح نے 1480ء میں ٹارنٹو کو فتح کیا، اس شہر کی اپنی اہمیت اس طرح سے ہے کہ یہ اپنے محل وقوع کے لحاظ سے اٹلی کا دروازہ ہے۔ 1510ء کو جب سلطان محمد فاتح اٹلی پر حملہ کی تیاریاں مکمل کر چکا تھا، اس نے داعیٔ اجل کے بلاوے پر لبیک کہا اور دار فانی سے رخصت ہوگیا۔ اس کی وفات پر جہاں عالم اسلام سوگوار تھا وہیں یورپ میں بہت جشن منایا گیا۔

شام کی شکست۔ گیارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں مسیحی دنیا کے کئی عیسائی لشکر شام میں داخل ہوگئے۔ وہاں اس وقت کوئی طاقتور اسلامی حکومت موجود نہ تھی اور اس طرح شام پر ان کا قبضہ ہوگیا۔

اسلام سے قبل کی جنگوں کا احوال

ذیل میں چند حوالہ جات دیے جارہے ہیں جو اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ قبل از اسلام جو قوانین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں جاری تھے اور جو رحمۃ للعالمین آنحضرت ﷺ نے جاری فرمائے ان دونوں کا موازنہ ہو سکے۔

شریعت موسوی اور شریعت محمدی کا قانون جہاد

تورات میں آتا ہے کہ جب تو اپنے دشمن کے گھر میں گھسے تو تُو تمام بالغ مردوں کو قتل کر دے۔ اور عورتوں کو اور بچوں کو قید کر لے، بلکہ بعض حالات میں تو یہاں تک حکم ہے کہ ان کے جانوروں بھی ذبح کر دیئے جائیں۔ یعنی اس حد تک تشدد کی تعلیم دی گئی ہے۔

اس کے مقابل اسلام نے منصفانہ تعلیم دی ہے جو شخص تمہارے خلاف تلوار نہیں اٹھاتا تم بھی اس سے مت لڑو۔ اسی طرح کسی عورت پر وار کرنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے انتہائی اہم استثنائی صورتحال کے، خواہ وہ عورت جنگ میں تمہارے خلاف شامل ہی کیوں نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے تو ہدایت کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرو اور بددیانتی نہ کرو۔ دھوکہ بازی سے کام نہ لو اور کسی دشمن کے اعضاء نہ کاٹو اور نہ کسی نابالغ کو قتل کرو، نہ کسی بوڑھے کمزور کو قتل کرو، نہ چھوٹے بچوں کو نہ کسی عورت کو قتل کرو۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ جب جنگ کے لئے جاتے تو وہاں پہنچ کر ٹھہر جاتے تا دشمن کو خبر ہو جائے۔ اور رات کو حملہ نہ کرتے بلکہ اگلے دن صبح کو اگر دشمن کی طرف سے اذان کی آواز آجاتی تو حملہ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو صبح دم حملہ کرتے تھے۔ اسی طرح اسلام میں حکم ہے کہ جب دشمن ہتھیار ڈال دے تو جنگ بند کردو اور جب دشمن صلح کے لئے اعلان یا درخواست کردے تو بھی جنگ بند کردو۔ اسلام نے جنگوں کے آداب و اخلاق عطا کئے۔

جنگوں کے بارے میں اسلامی اخلاق کا ذکر

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو رہتی دنیا تک ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

1۔ جنگ صرف دفاعی جائز ہے: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ آیت

191 تا 192 میں ارشاد فرمایا، و قاتلوا فی سبیل اللّٰہ۔۔۔ ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور دورانِ قتال انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجدِ حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔ اسی طرح پھر سورۃ الحج آیت 40 میں فرمایا، ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

2۔ **جنگ کا مقصد مذہبی آزادی کا قیام ہے:** اس سلسلہ میں سورۃ البقرۃ آیت 194 میں ارشادِ خداوندی ہے، ”اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آجائیں تو (زیادتی کرنے والے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔“

3۔ **جنگ میں کسی قسم کی زیادتی جائز نہیں:** اس کی بابت قرآنِ کریم کی سورۃ البقرۃ آیت 191 اور سورۃ النحل آیت 127 میں فرمایا گیا ہے ترجمہ: اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔

4۔ **جنگ میں معاہدات کی پابندی لازمی ہے:** اس سلسلہ میں سورۃ توبہ کی آیت 4 میں ارشاد فرمایا سوائے مشرکین میں سے ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے تم سے کوئی عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی اور کی مدد بھی نہیں کی۔ پس تم ان کے ساتھ معاہدہ کو طے کردہ مدت تک پورا کرو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

5۔ **اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جنگ میں دشمن سے بھی انصاف کرنا ضروری ہے:** اس سلسلہ میں سورۃ المائدہ آیت 9 میں حکم دیا گیا کہ ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے رہو انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقینا اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

6۔ **اسی طرح اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر دشمن صلح پر مائل ہے تو صلح کر لینی چاہیے:** سورۃ الانفال آیت 62 میں ارشاد فرمایا گیا ہے، ”اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تُو بھی ان کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔“

7۔ **صلح کی بابت حکم ہے کہ ڈر کر صلح نہیں کرنی:** اس سلسلہ میں سورۃ محمد ﷺ کی آیت 36 میں ارشاد فرمایا گیا۔

”پس کمزوری نہ دکھاؤ کہ صلح کی طرف بلانے لگو جبکہ تم غالب آنے والے ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہیں تمہارے اعمال (کا بدلہ) کم نہیں دے گا۔“

8۔ **دو قوموں کی جنگ روکنے کی مشترکہ مساعی کی ہدایت:** اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات آیت 10 میں ارشاد فرمایا: اور اگر مومنین میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

9۔ **جنگی قیدی کس صورت میں بن سکتے ہیں:** اسلام نوع انسان کو مکمل آزاد دیکھنا چاہتا ہے اس لئے نہ صرف یہ کہ جنگی قیدیوں کی آزادی کے بہت سے آسان سے آسان تر طریق بیان کر دیئے بلکہ یہ بھی کھول کر بیان فرمایا کہ یہ کسی طور جائز نہیں کہ کوئی ایک طاقتور گروہ اُٹھے اور کمزوروں کو اپنا قیدی یا غلام بنا لے۔ اس بابت حکم سورۃ الانفال آیت 68 میں نازل ہوا، فرمایا گیا۔ ”کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

10۔ **حسب استطاعت جنگ کی تیاری رکھنے کا حکم اور اس کی حکمت:** اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال آیت 61 میں ارشاد فرمایا اور جہاں تک تمہیں توفیق ہو ان کے لئے تیاری رکھو، کچھ قوت جمع کر کے اور کچھ سرحدوں پر گھوڑے باندھ کر۔ اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی مرعوب کرو گے۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں بھرپور طور پر واپس کیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

11۔ **ملکی سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کی ہدایت:** اس بابت سورۃ آلِ عمران کی آخری آیت میں ارشاد خداوندی ہے ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو (مطلب یہ کہ کبھی بھی دشمن کے حملوں سے بے خوف نہ رہو) اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

12۔ **مقابلہ پوری شدت اور دلیری سے کرنا چاہئے:** سورۃ الانفال کی آیت 58 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اگر تو لڑائی میں متصادم ہو تو (ان کے حشر سے) ان کے پچھلوں کو بھی تتر بتر کر دے تا کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔ اور پھر سورۃ الانفال کی ہی آیت 16 اور 17 میں فرمایا کہ ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب ان کے کسی بھاری لشکر سے جنہوں نے کفر کیا تمہاری مڈبھیڑ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور جو اس دن انہیں پیٹھ دکھائے گا، سوائے اس کے کہ کوئی جنگی چال کے طور پر پہلو بدل رہا ہو یا (اپنے ہی) کسی گروہ سے ملنے کی کوشش کر رہا ہو، تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

13۔ **اللہ کی راہ میں قتال کرنے اور شہید ہونے والوں کا مقام:** اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت 155 میں ارشاد فرمایا، اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اسی طرح سورۃ آلِ عمران کی آیت 170 اور 171 آیت میں یہ فرمایا، وَ لَا تحسبن الذین۔۔۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مردے گمان نہ کر بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ اُن پر بھی کوئی خوف نہیں ہو گا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

14۔ **دشمن کے ساتھ ہولناک جنگیں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات کا حل:** اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران کے اختتام پر صبر کی تعلیم کے علاوہ یہ تعلیم دی تھی کہ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین بھی کرتے رہو اور اپنی سرحدوں کی بھی حفاظت کرو۔ سورۃ آلِ عمران کے بعد سورۃ النساء ہے، جس میں دشمن کے ساتھ ہولناک جنگوں کا ذکر ہے۔ جس کے نتیجہ میں کثرت سے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم رہ جائیں گے۔ لہٰذا اپنے معاشرہ میں جنگوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مشکلات اور ایک بہت بڑی تعداد شہداء کی بیواؤں اور اُن کے یتیم بچوں کی صورت میں اُس وقت ایک غیر متوقع طور سامنے موجود ہو گی جس کا احسن طور پر حل نکالنا ازبس ضروری ہو جائے گا۔ دنیا کے مختلف مذاہب ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کو ممنوع اور معیوب سمجھتے ہیں جبکہ اسلام نے اُن بیواؤں اور یتیم بچوں کے حقوق کے تعلق میں اس کا ایک حل مردوں کے لئے دو دو، تین تین اور چار چار شادیاں کرنے کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے اور اس میں ایک بہت ضروری اور لازمی شرط یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی دو یا تین یا چار بیویوں کے درمیان ایک احسن انصاف پر قائم رہ سکے۔ اگر انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا تو صرف ایک شادی پر ہی اکتفا کرنی ہو گی۔

دعا کا تحفہ

سوتے وقت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بستر پر جاؤ تو اسے جھاڑو پھر یہ دُعا پڑھ کر سویا کرو:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

(بخاری کتاب الدعوات باب)

ترجمہ: اے میرے ربّ! تیرے نام کے ساتھ مَیں بستر پر پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس سے رحمت کا سلوک کرنا اور اگر تو نے اسے واپس کیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 11)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

عابد محمود بھٹی۔ نمائندہ الفضل آن لائن تنزانیہ

جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں گریجویشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں مؤرخہ 5/ دسمبر 2022ء بروز سوموار گریجویشن کی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح تعلیمی سال کے دوران نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔

گریجویشن کی اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب (امیر و مشنری انچارج) تھے۔ عزیزم حسین عمر Mpenda صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور عزیزم عثمان Libuyiصاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم عزیز احمد شہزاد صاحب (سٹاف سیکرٹری) نے بزبان اردو سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی، جبکہ سواحیلی رپورٹ مکرم معلم شمعون جمعہ صاحب (استاد جامعہ) نے پیش کی۔ اس کے بعد پروجیکٹر کی مدد سے دوران سال مختلف events کی تصویری جھلکیاں دکھائی گئیں۔ مجلس علمی کے زیر اہتمام عربی، اردو اور انگریزی زبان میں تقریری مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو اس تقریب میں تقریر کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ مکرم مہمان خصوصی صاحب نے امسال فارغ التحصیل طلباء کو اسناد اور قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیے گئے۔ کارکنان، اساتذہ اور مہمانان کی خدمت میں بھی تحائف پیش کیے گئے۔ امسال جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے 9 طلباء میں تنزانیہ، کینیا اور برونڈی کے طلبہ شامل ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

عزیزم نعیم MULEMBO

عزیزم یقین رجب SANDALI

عزیزم حسین سعدی

عزیزم محمود موسیٰ

عزیزم شکور صادق

عزیزم عیدی قاسم MGELEKA

عزیزم عبد الکریم NZOKWAMANSENGA

عزیزم حسن فاراج NAKUCHIMA

عزیزم رجب LUSEZA

مکرم مہمانِ خصوصی صاحب نے نصائح میں طلباء جامعہ کو وقفِ زندگی کا عہد اور اس کا اصل مقصد ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ معلم سلسلہ کو میدانِ عمل میں احباب جماعت کیلئے ایک نمونہ بن کر رہنا چاہئے اور ہر وقت ان کی تربیت کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس تقریب میں مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب (انچارج احمدیہ پولی کلینک موروگورو)، مکرم کریم الدین شمس صاحب (ریجنل مشنری) اور دیگر معزز مہمانان نے بھی شرکت کی۔ تقریب کے آخر میں خاکسار (پرنسپل جامعہ) نے مہمانان کی آمد پر اظہار تشکر کیا اور مکرم مہمانِ خصوصی صاحب نے دعا کروائی۔ اس تقریب کا اہتمام بعد از نماز مغرب و عشاء جامعہ کے ہال میں کیا گیا۔ طلباء جامعہ نے خصوصی وقارعمل کر کے تزئین و آرائش اور تیاری سٹیج وغیرہ کے امور سرانجام دیے گئے۔ تقریب کے اختتام کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے تعلیمی سال 2022ء کی کارگزاری رپورٹ مختصراً پیش ہے:

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کا آغاز 1984ء میں ہوا۔ اِس وقت جامعہ موروگورو ریجن کے علاقہ Kihonda میں واقع ہے۔ جامعہ کی تعلیم کا اصل محور قرآنِ کریم ہے اور دیگر تمام علوم اس کی شاخیں ہیں۔ ان تدریسی مضامین میں تجوید اور ناظرہ قرآن مجید، ترجمہ اور تفسیر القرآن، حدیث، فقہ، کلام، موازنہ، حساب، سواحیلی اور تاریخ و سیرت شامل ہیں۔ نیز طلبہ کو عربی، اردو اور انگریزی زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہے۔ دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طلبہ کو کمپیوٹر بھی سکھایا جاتا ہے اور آخری سال کے طلباء ایک ریسرچ پیپر بھی لکھتے ہیں۔ جامعہ کا تعلیمی سال دو سمسٹر پر مشتمل ہے اور دونوں سمیسٹرز کے اختتام پر باقاعدہ ہر مضمون کا امتحان لیا جاتا ہے اور دونوں سمسٹر کی مجموعی کارکردگی پر سالانہ رزلٹ بنایا جاتا ہے۔ جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں مشرقی افریقہ کے بیشتر ممالک کے طلباء تحصیل علم کے لیے آتے ہیں، جن میں تنزانیہ کے ساتھ ساتھ ہمسایہ ممالک کینیا، ملاوی، کانگو کنشاسا اور برونڈی شامل ہیں۔

جامعہ احمدیہ تنزانیہ سے ہر سال بعض طلباء کا جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کیلئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ امسال بھی مندرجہ ذیل 3 طلباء کا انتخاب کیا گیا اور بعد از منظوری وہ گھانا تشریف لے گئے۔

عزیزم عیدی تمیم

عزیزم حماد سالوم Lengipaa

عزیزم صالح رجب Makubana

جامعہ ایک تعلیمی درسگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک تربیتی درس گاہ بھی ہے۔ درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر تربیتی پروگرامز تشکیل دیے جاتے ہیں۔ جن میں خطبات جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ تمام طلباء جمعۃ المبارک کو براہِ راست خطبہ سواحیلی زبان میں سنتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ کو بعد نماز مغرب و عشاء اردو زبان میں خطبہ سنتے ہیں۔ دیگر پروگرامز میں دُروس، جلسہ جات، ٹیوٹوریل سیشن، تربیتی مجالس اور لیکچرز شامل ہیں۔

تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیاں بھی جامعہ کی روزمرہ کی روٹین کا حصہ ہیں۔ بعد نماز عصر کھیل کا وقت مختص ہے۔ امسال سالانہ ورزشی مقابلہ جات مؤرخہ 2 اور 3/ نومبر 2022ء کو کروائے گئے۔ جن میں 6 اجتماعی مقابلہ جات اور 11 انفرادی مقابلہ جات مثلاً دوڑ، لانگ جمپ، ہائی جمپ، پنجہ آزمائی اور نشانہ غلیل وغیرہ اور سٹاف جامعہ کے 4 مقابلہ جات شامل تھے۔ امسال میروڈبہ کا نیا کھیل مقابلہ جات میں شامل کیا گیا اور سٹاف جامعہ کے مقابلہ جات میں نشانہ غلیل کے مقابلہ کا اضافہ ہوا۔ اساتذہ و طلباء کی سیر و تفریح کے لیے SUA یونیورسٹی موروگورو میں جامعہ کی پکنک ہوئی جس میں ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے مبلغین کرام نے بھی شرکت کی۔ امسال جامعہ احمدیہ کے سٹاف میں ایک استاد کا اضافہ ہوا۔

علمی مقابلہ جات بھی جامعہ کی روٹین کا حصہ ہیں۔ امسال 11 علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، نظم، اذان، تقاریر، حفظ ادعیۃ وغیرہ کے مقابلہ جات شامل ہیں۔ امسال پیغام رسانی کے مقابلہ کا اضافہ کیا گیا۔

مالی قربانی کے میدان میں بھی جامعہ کو حصہ لینے کا موقع ملا۔ جامعہ نے اپنا سالانہ بجٹ (جولائی 2021ء تا جون 2022ء) مکمل کیا۔ نیز وعدہ جات تحریک جدید اور وقف جدید کو بھی مکمل کیا۔ الحمد للہ

شعبہ تبلیغ میں جامعہ بھرپور حصہ لیتا ہے۔امسال جامعہ نے 41 تبلیغ ڈے منائے، SABA SABA نامی اتوار بازار میں 26 مرتبہ بک سٹال لگائے۔اسی طرح رمضان کے بابرکت مہینے میں روزانہ کی بنیاد پر تدریس کے بعد تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا جس میں طلباء موروگورو شہر کے قریب مختلف علاقوں میں جاکر جماعت کا پیغام پہنچاتے اور کتب فروخت کرتے۔اسی طرح ماہِ اگست میں NANE NANE کے مقام پر لگاتار 9 دن جماعتی بک سٹال بھی لگایا گیا۔

ان تمام سرگرمیوں سے تقریباً 5 ہزار جماعتی کتب فروخت ہوئیں جن کی کل مالیت 6,342,700 تنزانین شلنگ ہے۔ان کتب میں 39 سواحیلی ترجمۃ القرآن بھی شامل ہیں۔نیز 15000 سے زائد پمفلٹس تقسیم کیے گئے اور مجموعی طور پر 26000 سے زائد احباب تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

وقارِعمل کے شعبہ میں بھی جامعہ کو خدمت کی توفیق ملی۔ جامعہ کے ماحول کی صفائی، راستوں کو صاف رکھنا، غیرضروری جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا اور سکول اور مسجد سے منسلکہ احاطہ کی صفائی وغیرہ شامل ہے۔اسی طرح سیکنڈری سکول کی تعمیر میں بھی طلباء جامعہ نے وقارعمل کرکے معاونت کی۔ جامعہ کے احاطہ میں اپنی مدد آپ کے تحت پھل دار پودوں کے باغات اور سبزیوں کی کیاریاں بھی لگائی گئی ہیں۔یہ سبزیاں روزمرہ کے استعمال میں لائی بھی جاتی ہیں۔امسال جو وقارعمل کیے گئے ان کی تعداد 170 ہے اور اس کی مدد سے اندازاً 4 ملین شلنگ کی بچت ہوئی۔نیز زراعت کی مد میں 12 لاکھ شلنگ سے زائد رقم کی بچت ہوئی۔

خدمت خلق کے شعبہ میں جامعہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ ڈالا۔سولر واٹر پمپ کے ذریعے اہل علاقہ پانی کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔امسال عید الفطر کے موقعہ پر جامعہ کو 110 گھرانوں میں راشن تقسیم کرنے کا موقع ملا۔ اس تقریب میں ریجنل کمشنر صاحب کو بطور مہمان مدعو کیا گیا۔ انہوں نے بہت خوشنودی کا اظہار کیا اور دیگر مصروفیات کے باعث شامل نہ ہوسکنے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ کمشنر مکرم ALBERT MSANDO صاحب موروگورو کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا۔مکرم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کو سراہا۔اس موقع پر انہیں قرآن کریم (سواحیلی ترجمہ) کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر بھی جامعہ میں 23 بکرے اور ایک گائے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کی گئی۔اور قربانی کے گوشت کے تقریباً 180 تحائف تقسیم کیے گئے۔جن میں اہل علاقہ، سٹاف و کارکنان جامعہ، غرباء و مساکین اور بعض سرکاری وغیرسرکاری محکمہ جات کے سربراہان اور ان کا سٹاف شامل ہیں۔ان اداروں میں ریجنل کمشنر، ڈسٹرکٹ کمشنر، میئر، ریجنل پولیس کمشنر اور ریجنل کمشنر امیگریشن وغیرہ کے محکمہ جات شامل ہیں۔نیز بعض وزارتوں اور وزراء اور ان کے سٹاف کو بھی جامعہ کے زیر اہتمام قربانی کے گوشت کا تحفہ بھجوایا گیا۔جن میں درج ذیل وزارتیں شامل ہیں:

- Prime Minister of Tanzania
- Spokesperson of Govt.of Tanzania
- Minister For Labour
- Minister For Good Governance
- Minister For Human Resources
- Minister For Parliamentary Affairs
- Deputy Permanent Secretary For Sports and Art
- Deputy Director To The Inter-governmental Organizations
- Secretary To The Ministry Of Parliamentary Affairs

جامعہ کی انتظامیہ، قریب ہی قائم احمدیہ پری اینڈ پرائمری سکول میں بھی خدمت بجالاتی ہے۔امسال احمدیہ سکول کی جماعت ہفتم کا رزلٹ بہت اچھا رہا۔کل 22 طلبہ نے امتحان میں حصہ لیا۔ان میں سے 4 کا (A) گریڈ اور 18 کا (B) گریڈ آیا۔یہ دوسری کلاس ہے جو اس سکول سے پاس ہوئی ہے۔

اسی طرح اساتذہ و طلباء جامعہ کو MTA اُمری عبیدی سٹوڈیو تنزانیہ میں مختلف پروگراموں کی تیاری کے سلسلے میں ریکارڈنگ کروانے کا بھی موقع ملا۔نیز جامعہ کو ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے مبلغین کرام کی میٹنگ کی میزبانی کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

امسال جامعہ کے احاطہ میں واقع ''مسجد مسرور'' کی رینوویشن کا کام ہوا۔مسجد میں نیا پینٹ کیا گیا اور نیا قالین بھی بچھایا گیا۔مسجد کی طرف جانے والے راستے کے دونوں اطراف ROAD EDGES لگائے گئے اور ان پر رنگ و روغن کیا گیا۔جامعہ احمدیہ کی نئی لائبریری بھی تعمیر ہوئی۔سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کے لیے نیا دفتر تعمیر ہوا میس و دیگر ضروریات کے لیے 16 میز اور 100 کرسیوں کا اضافہ ہوا۔جامعہ کے احاطہ میں واقع ایک مشن ہاؤس کی رینوویشن کی گئی اور اس میں ایک نئے کمرے کا اضافہ کیا گیا۔اسی طرح ایک اور مشن ہاؤس میں رنگ و روغن بھی کیا گیا۔جامعہ کے لان میں نئی سولر لائٹیں لگائی گئیں۔

احمدیہ پری اینڈ پرائمری سکول میں ایک وسیع ''مسرور ہال'' کا افتتاح بھی ہوا۔جامعہ اور سکول کے احاطہ میں سڑک کے دونوں اطراف 70 سے زائد ناریل کے پودے بھی لگائے گئے۔اسی سکول کے احاطہ میں امسال احمدیہ سیکنڈری سکول کی تعمیر کا آغاز ہوا جس میں پہلے مرحلہ میں 10 کمروں کی تعمیر پر کام شروع ہوا۔

دورانِ سال جامعہ احمدیہ کے نصاب پر نظر ثانی کی گئی۔اور تمام اساتذہ کے مشورہ سے ہرمضمون میں درسی کتب کا اضافہ کیا گیا۔یہ نصاب جنوری 2023ء سے نافذ العمل ہوگا۔

جلسہ سالانہ تنزانیہ 2022ء کے موقع پر انتظامیہ جامعہ کو نمائش کی تیاری کا کام سونپا گیا۔اساتذہ جامعہ نے محنت اور لگن سے اس نمائش کو تیار کیا۔اس نمائش میں پہلی مرتبہ ایک حصہ جامعہ احمدیہ تنزانیہ سے متعلق مختلف اُمور اور شعبہ جات کے تعارف کیلئے مختص کیا گیا تھا۔اس حصہ کو بھی زائرین نے بہت پسند کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور اس ادارے سے فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں خدمت بجالانے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر کماحقہ پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دولتِ خدا داد

یہ ملکِ خدا داد ہے اللہ کی امانت
یہ شرط ہے انصاف۔ مساوات۔ دیانت

کی تو نے اگر اس کی امانت میں خیانت
اس جہل پہ پچھتائے گا تا روز قیامت

ہو ملک میں گر ظلم پہ بنیادِ سیاست
تب قوم کی آ جاتی ہے دنیا میں بھی شامت

مسلم ہو کہ کافر ہو۔ مسلم ہے روایت
ظالم کی حکومت ہے تباہی کی علامت

جو قوم امانت میں خیانت نہیں کرتی
وہ قوم کبھی قہر خدا سے نہیں ڈرتی

(جنرل عبدالعلی ملک 15؍ جولائی 1974ء)

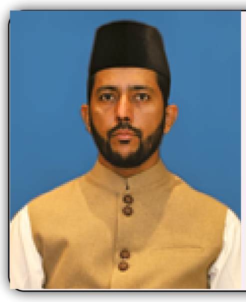

لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ وصدر جماعت مالٹا

پیشوایانِ مذاہب سیمینار

دنیوی زندگی میں ہر قدم پر توفیق باری تعالیٰ، شرائع، حدود، احکام واوامر کی ضرورت درپیش رہتی ہے۔اکمال دین اور راہ راست کو اختیار کرنے اور انسانی اعتقاد میں پختگی لانے کے لئے ہر دور میں پیغمبر اور رسول خلق اللہ کے لئے کتب سماوی، وحی یا الہام منجانب اللہ پیش کرتے آئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر گاہ ان نعمتوں کا ذکر خیر کیا جائے اور ان عظیم بندگان الٰہی کی تعلیمات اور نقش قدم پر چلتے ہوئے نعمائے باری تعالیٰ کے وارث بننے کی کوشش کی جائے۔

اسی طرح مغربی ممالک میں رہتے ہوئے دسمبر کے مہینے میں خصوصاً کرسمس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق اسلامی تعلیمات اور افراد جماعت کی تعلیم تربیت اور ان کے ذہنوں میں موجود سوالوں کو حل کرنے کے لئے مؤرخہ 18/ دسمبر 2022ء کو پیشوایانِ مذاہب کے عنوان پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مقامی افراد کے علاوہ ایک غیر از جماعت دوست نے بھی شرکت کی۔ یہ سیمینار جماعتی سینٹر میں منعقد کیا گیا تاہم مستورات اور بچوں نے اپنی سہولت کے مطابق سکائپ کے ذریعے استفادہ کیا۔

پروگرام کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت مکرم حافظ وقاص احمد صاحب کو ملی۔ اس سیمینار کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ’’بدرگاہ ذیشان عالی مقام‘‘ محترم ناصر محمود صاحب نے پیش کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال زندگی میں خدا تعالیٰ سے تعلق اور عبادت میں ذوق اور شغف کی عکاسی اردو زبان میں پیش کردہ تقریر میں کی گئی جو کہ مکرم مصور احمد صاحب نے پیش کی اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ محبت وعشق خداوندی میں گزرتا تھا۔

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام 25/ دسمبر کو پیدا ہوئے؟ کے عنوان پر عزیزم نعمان عاطف صاحب نے تقریر کی اور مختلف حوالوں سے بیان کیا کہ عیسائیوں کا مروجہ اعتقاد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 25/ دسمبر کو پیدا ہوئے درست نہیں ہے۔قرآن کریم بھی اس بات کی تردید کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کھجوروں کے پکنے کے موسم میں ہوئی تھی جو کہ جولائی یا اگست بنتا ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کے مقام کے بارہ میں خاکسار مبلغ سلسلہ مالٹا نے اپنی گزارشات پیش کیں۔ اسی طرح خاکسار مبلغ سلسلہ مالٹا نے حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن مجید میں بیان کردہ مقام و مرتبہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ ماہِ دسمبر اور کرسمس کے حوالہ سے اسلامی روایات کی روشنی میں اہل کتاب سے معاشرتی تعلقات اور معاملات کے اصولوں پر سیر حاصل بحث کی اسی طرح کرسمس کے موقع پر سکولوں میں منعقد کئے جانے پروگراموں کے بارہ میں والدین کی طرف سے موصولہ سوالات پر بھی روشنی ڈالنے کا موقع ملا۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا اور حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر کاوش قبول فرمائے اور ہمارے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: عطاء الرحمٰن خالد۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئرلینڈ

آئرلینڈ میں چودھویں نیشنل بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 19/ نومبر 2022ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کو مسجد مریم گولوے میں ’’خدا پر ایمان انسانیت پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے اور کیسے امنِ عالم کا موجب ہوسکتا ہے؟‘‘ کے موضوع پر اپنی چودھویں نیشنل بین المذاہب کانفرنس کا کامیاب انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام میں گولوے کے ڈپٹی میئر کونسلر مائک کبرڈ (Deputy Mayor Cllr Mike Cubbard) اور جماعت کے دیرینہ دوست اور سابقہ گورنمنٹ منسٹر ایمن اوکیوٹی ڈی (Éamon Ó Cuív) کونسلر ایلن چیورز (Cllr Alan Cheevers) دو عیسائی پادری، اور ساٹھ سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔

اس کانفرنس کے لئے تیاریاں دو ماہ قبل شروع ہوئیں اور سینکڑوں فلائرز کی تقسیم کے علاوہ ریڈیو پر انٹرویو اور اخبارات کے ذریعہ بھی خوب تشہیر کی گئی۔ مسجد کی زیب وآرائش کے لئے بھی خاص اہتمام کیا گیا اور مسجد کے مینارے اور گنبد پر لائٹنگ لگائی گئی۔

کانفرنس کے روز مہمان دوپہر 3:30 بجے پہنچنا شروع ہوئے۔ جیسے جیسے مہمان تشریف لاتے گئے ان کو رجسٹرڈ کروانے اور ریفریشمنٹ پیش کرنے کے بعد گروپس میں مسجد کی زیارت کروائی گئی۔ مسجد میں قرآن کریم کی ایک خوبصورت نمائش بھی لگائی گئی۔ اسی دوران جب نماز کا وقت آیا تو مہمانوں کو امام ابراہیم نونن صاحب کی دلکش آواز میں اذان سننے اور

بعد ازاں نماز مغرب اور عشاء ادا ہوتے دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ RTE کی ایک صحافی جو آئی ہوئی تھی نے کہا کہ اسے اذان نہایت سریلی اور پر اثر لگی۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز 5:30 پر صدر جماعت ایسٹ ڈاکٹر مامون رشید صاحب کے تعارفی کلمات کے بعد تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو نیشنل جنرل سیکرٹری مکرم شہزاد ملک صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ انگریزی اور آئرش زبان میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم یوسف بھنڈر صاحب نے ایک پریذنٹیشن اور ویڈیو کے ذریعہ جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا۔

سب سے پہلے ڈپٹی میئر کونسلر مکرم مائک کبرڈ نے منبر پر آ کر اظہارِ خیال کیا۔ آپ نے اپنی جماعت کے ساتھ لمبی دوستی کا ذکر کرتے ہوئے گولوے کی احمدیہ جماعت کو اپنے موٹو ’’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے مطابق محنت اور اخلاص سے کی جانے والی مساعی کو سراہا۔

اظہار خیال کرنے والے دوسرے سپیکر مکرم ایڈریئن کریسٹیا صاحب (Adrian Cristea) تھے جو ڈبلن بین المذاہب فرم کے صدر ہیں۔ انہوں نے بین المذاہب گفتگو کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جماعت کے دیرینہ دوست اور سابقہ گورنمنٹ منسٹر مکرم ایمن اوکیو صاحب ٹی ڈی (ممبر آف پارلیمنٹ) نے اظہار خیال کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن عالم کے لئے غیر معمولی کام کے حوالہ سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایک روشن چراغ ہیں۔ مزید فرمایا کہ آپ کی جماعت خلیفہ سے لے کر نیچے افرادِ جماعت تک ایک مشعل ہے... دنیا میں جہاں کہیں بھی ہو جو کہتی ہے وہی کرتی ہے۔ میں ہمیشہ آپ کے تمام پروگراموں سے انسپائریشن لیتا ہوں اور ان گہرے الفاظ کو محسوس کرتا ہوں کہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسے سے نہیں۔

سب سے پہلے مذہبی مقرر Jesuit Educational Specialist فادر جیکب سَنی صاحب (Father Jacob Sunny) تھے جنہوں نے اپنے نکتۂ نظر سے اس موضوع پر تقریر کی۔ دوسرے مذہبی مقرر ریورینڈ ایلسٹر ڈوئل صاحب (Reverend Alistair Doyle) تھے جو گولوے کے سینٹ نیکولس کولیجیٹ چرچ (St Nicholas Collegiate Church Galway) سے ہیں۔

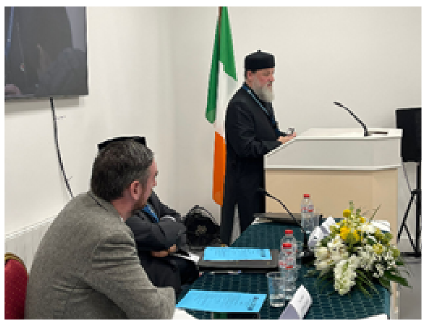

آخری مقرر مشنری انچارج اور نائب نیشنل صدر آئرلینڈ مولانا ابرہیم نونن صاحب تھے۔ اپنے خطاب کے دوران آپ نے ذکر فرمایا کہ تقریباً تین سو سال قبل سے جسے یورپین روشن خیالی کا دور کہا جاتا ہے انسانیت نے خدا اور مذہب سے دور جانے کا سفر اختیار کیا ہوا ہے اور اس کا نتیجہ انسانیت کے لئے نہایت مہلک ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس طرح خدا کی طرف واپس لوٹنے کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنے خطاب کے دوران رسول کریم ﷺ نے عرب کے وحشی لوگوں میں جو روحانی انقلاب پیدا کیا جس سے وہ باخدا انسان بن گئے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی زندگی سے بعض مثالیں پیش فرمائیں۔

تقاریر کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئرلینڈ مکرم ڈاکٹر رضوان احمد صاحب نے جون 2022ء میں منعقد ہونے والی چیرٹی واک اور چیرٹی سائیکل واک سے اکٹھی کی جانے والی رقم کے بارے میں پریذنٹیشن دی۔ چنانچہ نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ مکرم ڈاکٹر محمد انور ملک صاحب نے ریڈ کراس آئرلینڈ کے ایک نمائندے کو 11,398€ کا چیک پیش کیا اور بعد ازاں آپ نے تمام مہمانانِ خصوصی، سب شاملینِ کانفرنس اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد سب لوگ کھانے کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں انہیں عشائیہ پیش کیا گیا۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام پروگرام نہایت کامیاب رہا اور مہمانوں نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلك

انور محمود خان۔ امریکہ

نمائش فتح عظیم مسجد کی سیر

زمانہ گردش شب و روز کا نام ہے لیکن ان میں بعض ایام ایسے آتے ہیں جن کی یاد کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی بلکہ مدتیں گزرنے کے بعد بھی ان کا وہی اثر ہوتا ہے جیسا کہ واقع پر ظہور میں آیا۔ کیا ہم حرا کی غار میں خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت بھول سکتے ہیں یا فتح مکہ کے نظارے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو سکتے ہیں۔ نہیں نہیں۔ ہم حجۃ الوداع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی خطبہ جو اپنی مثال آپ ہے اور رہے گا، کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ ایام ماضی کا سرمایہ ہی نہیں بلکہ حال میں بھی بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ ان کے ان مٹ نقوش اس ماضی کو حال بنا دیتے ہیں اور ان کا ذکر حال کو مستقبل بنانے میں مد و معاون ہوتا ہے۔

ان ہی ایام میں چند تواریخ کل عالم کے لیے بشیر و نذیر کا حکم رکھتی ہیں۔ 23/ مارچ 1889ء کا وہ حسین دن تھا جب چالیس افراد نے دیوانہ وار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا عہد کیا اور دنیائے اسلام میں ایک نئی توانائی نظر آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ جملہ وعدوں کے پورا ہونے کا وقت نزدیک تر دکھائی دینے لگا۔ ابھی اس تقریب کو صرف 11برس گزرے تھے کہ قادیان سے 11ہزار کلو میٹر مغرب میں ایک بد قسمت معاند اسلام نے صیحون شہر کی بنیاد رکھی اور یکم جنوری 1900ء کو اس شہر کا نقشہ ہزاروں لوگوں کے سامنے بے نقاب کیا اور یہ نعرہ لگایا کہ اس صیحون شہر میں جو مسیح کی آماجگاہ ہے کوئی مسلمان نہ آسکے گا بلکہ میں دعا کرتا ہوں کہ عالم اسلام کا خاتمہ ہو جائے اور خدا کے رسول پر بھی بدزبانی کے ساتھ بد دعائیں دیں۔ دو سال میں یہ شہر Zion معرض وجود میں آیا۔

اس بد قسمت کو علم نہ تھا کہ اس نے کس جری اللہ سے مڈبھیڑ کی ہے۔ ہر گز ہر گز اس خادم رسولؐ بنام مرزا غلام احمد کو یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی شخص خدا کے رسولؐ کی اہانت کرے اور ایسے کیفر کردار تک نہ پہنچایا جائے۔ اس عیسائی پادری کا نام جان الیگزینڈر ڈوئی تھا جس نے اہانت اسلام کا بیڑا اٹھایا۔ اور اپنے ہفت وار شمارے Leaves of Heaven میں اسلام اور بانی اسلام پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے۔ مگر کسی مسلمان کے سر پر جوں بھی نہ رینگی اور کسی نے اس کا جواب تو کجا اظہار افسوس تک نہ کیا۔ Healing کے نام پر ایذا رسانی اس کا معمول بن گیا لیکن اس کو علم نہ تھا کہ دنیا کے دور دراز خطے میں اب بھی ایک عاشق رسولؐ رہتا ہے جو یہ کہتا ہے۔

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یہ مرد واحد نہ صرف اللہ کا پیامبر تھا بلکہ تین لاکھ مرتبہ اسے گفتار یار کا موقع ملا اور اس کا یہ شعر حرف بہ حرف پورا ہوا۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے وہ پیار

اسی زمانہ میں جب ڈوئی اپنا منحوس کاروبار شروع کر رہا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو یہ خبر دی

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ران صنف و فد و اختلال

اور اس پیشگوئی کے عین مطابق ملکہ وکٹوریہ اس جہان سے کوچ کر گئیں اور ان کی وفات کے اگلے دن ہی اخبار نے یہ شہ سرخی لگائی کہ

The Sun on Britsh Empire has set Yesterday.

اور اس طور پر 1893ء کا یہ الہام اپنی پوری شان سے پورا ہوا۔

1902ء میں اور پھر 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے ڈوئی کو دعوت مباہلہ دی اور اس کو ایک تہدی کے ساتھ یہ فرمایا کہ یہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا۔ آخر وہ دن 9/ مارچ 1907ء آ ہی گیا جب شریر معاند اسلام حضور اقدس کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی مایہ ناز تصنیف حقیقۃ الوحی میں اس نشانِ الٰہی کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔

واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ کا دشمن تھا اور علاوہ اس کے اُس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سیّد النبیین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیّبین جناب تقدّس مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ غرض بغض و دین متین کی وجہ سے اُس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کی کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا اور حضرت عیسٰی کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لیے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا چنانچہ اس کے اخبار لیوز آف ہیلنگ مؤرخہ 19/ دسمبر 1903ء اور 14/ فروری 1907ء میں یہ فقرے ہیں:

’’میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔‘‘

اور پھر اپنے پرچہ اخبار 12/ دسمبر 1903ء میں اپنے تئیں سچا رسول اور سچا نبی قرار دے کر کہتا ہے کہ ’’اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔‘‘ علاوہ اس کے وہ سخت مشرک تھا اور کہتا تھا کہ مجھ کو الہام ہو چکا ہے کہ پچیس برس تک یسوع مسیح آسمان سے اُتر آئے گا اور حضرت عیسٰی کو درحقیقت خدا جانتا تھا اور ساتھ اس کے میرے دل کو دکھ دینے والی ایک بات یہ تھی جیسا کہ میں لکھ چکا

The Inter Ocean.
The Inter Ocean, Chicago, 28 June, 1903, Sunday, Page 31
WILL DOWIE FIGHT THIS DUEL?

Evening Sentinel.
Evening Sentinel (Santa Cruz, California) 03 Jul 1903, Friday, Page 1

NEW WAY OF DETERMINING TRUE CREEDS FROM FALSE.

One Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, Punjab, India, who confesses to be the Messiah, has challenged "Dr." John Alexander Dowie to a duel of prayer, each contestant to petition the Almighty "that of us two whoever is a liar may perish first." Part of the text of the challenge is worth quoting:

"Whether the God of Mohammedans or the God of Dowie is the true God may be settled without the loss of millions of lives which Dr. Dowie's prediction would involve. That method is, that without threatening the Mohammedan public in general with destruction, he should choose me as his opponent and pray to God that of us two whoever is the liar may perish first. I look upon the son of Mary as a weak human being, although I recognize him as a prophet of God, while Dr. Dowie takes him for the Lord of the Universe. Which of us is right is the real point at issue. If Mr. Dowie is certain of the divinity of the son of Mary, he should publish the proposed prayer with the signatures of at least one thousand men affixed to it. Upon receiving it, I shall address the same prayer to Almighty God and publish it with the signatures of the same number of witnesses. If Dr. Dowie has the courage to accept this challenge, he will thereby open a way for all other Christians to the acceptance of the truth. In making this proposal, I have not taken the initiative, but the jealous God has inspired me upon Dr. Dowie's presumptious prediction that all Mohammedans shall perish".

INDEPENDENT
The Independent (Santa Barbara, California)
25 January, 1909, Monday, Page 4

Mirza Ghulam Ahmad.

Seventy-two years ago one of the greatest modern religious leader of India, Mirza Ghulam Ahmad, was born in Punjab, India. He died in Lahore, India, on May 26, 1908 after establishing a cult that spread all over India and found many devotees among the lovers of the occult and mysterious in England and the United States. He claimed to be the Messiah which Mohammed said would come to his people. He was a man of wide learning and edited a magazine evidencing much scholarship, in which he defended his own particular variety of the Moslem faith and bitterly and maliciously attacked Christianity and its missionaries in India.

The Mirza came to the notice of Americans a few years ago by challenging John Alexander Dowie to a praying test. Each was to pray that the one who was an impostor should die first. When Dowie avoided him, the Mirza predicted that he would perish miserably, and when the pretended successor of Elijah died deserted by his family and former supporters, he regarded that as a noted fulfillment of his prophecy.

He advocated peace and toleration and had gone to Lahore a few days before his death to arrange for the establishment of a society to promote harmony and union between Hindus and Mohammedans.

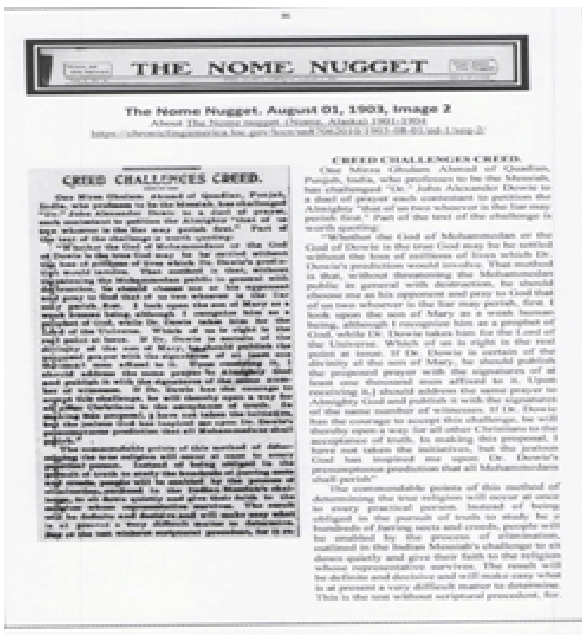
THE NOME NUGGET
The Nome Nugget. August 01, 1903, Image 2

CREED CHALLENGES CREED.

One Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, Punjab, India, who professes to be the Messiah, has challenged "Dr." John Alexander Dowie to a duel of prayer each contestant to petition the Almighty "that of us two whoever is the liar may perish first." Part of the text of the challenge is worth quoting:

"Whether the God of Mohammedan or the God of Dowie is the true God may be settled without the loss of millions of lives which Dr. Dowie's prediction would involve. ..."

The commendable points of this method of determining the true religion will occur at once to every practical person. ...

ہوں کہ وہ نہایت درجہ پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور میں اس کا پرچہ اخبار لیوز آف ہیلنگ لیتا تھا اور اس کی بدزبانی ہمیشہ مجھ پر اطلاع ملتی تھی۔ جب اُس کی شوخی انتہا کو پہنچی تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اُس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کے لیے اس سے درخواست کی تا خدا ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ درخواست دو مرتبہ یعنی 1902ء اور پھر 1903ء میں اُس کی طرف بھیجی گئی اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 504-505)

اس طور پر تاریخ احمدیت میں یہ دن 9/ مارچ 1907ء فتح عظیم کی نشان دہی کرتا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اسی ماہ میں جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی ماہ کی چھ تاریخ کو ایک آریہ معاند لیکھرام اپنے انجام کو پہنچا اور اسی ماہ ڈوئی کی حسرتناک اور عبرت ناک وفات ہوئی اور یہ شعر پورا ہوا:

جو خدا کا ہو اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
سنّت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کو دکھلائے ہے
تا عیاں ہو کون پاک اور کون ہے مُردار خوار

Zion کے سنگ بنیاد کے سوسال بعد جماعت احمدیہ امریکہ کو یہ توفیق ملی کہ 2000ء میں وہ Zion کے شہر میں ایک تقریب کرے جس کا نام Messiah2000 ہے۔ اس موقعہ پر Carthege کالج کے وسیع ہال میں جلسہ منعقد ہوا جس میں 2000 کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس موقع پر اپنا پیغام بھی بھجوایا۔

اس کے بعد اب ڈوئی کی وفات کے 115سال بعد یکم اکتوبر 2022ء کو دنیا نے اس فتح عظیم کی ایک نئی تجلی مشاہدہ کی۔ جب ہمارے امام نے مسجد فتح عظیم کا افتتاح فرمایا۔ اس محفل میں شہر صیہون کا مرکزی نمائندہ جو میئر کہلاتا ہے نے خطاب کیا اور کہا آج میری زبان محو حیرت سے بند ہے کہ ہم مرزا مسرور احمد صاحب کے شکریہ کے لیے کچھ عرض کرسکیں۔ سب باشندگان صیہون کی جانب سے میں آپ کو اس شہر صیہون کی کنجی پیش کرتا ہوں۔

یہ وہی شہر تھا کہ اس کی بناء پر اس کے بانی نے یہ کہا تھا کہ کوئی مسلمان اس میں نہیں رہے گا۔ اب یہ انقلاب رونما ہوا کہ اسی شہر نے حضور اقدس کو اس شہر کی کنجی پیش کی۔ سچ ہے

دیکھو خدا نے اک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کر شہرۂ عالم بنا دیا

اس خوبصورت مسجد فتح عظیم کے ساتھ ایک مستقل نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس نمائش کا مقصد یہ ہے کہ ایک صدی پرانا نشان آسمانی ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے اور نمائش کے ملاحظے کے بعد یہ احساس ہو کہ درحقیقت یہ نشان آسمانی حقیقی معنوں میں فتح عظیم ہے۔

آج ساری دنیا میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوتے ہیں اور سینکڑوں مقامات پر 1891ء کے جلسہ سالانہ کی یاد دہرائی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر جو نعرہ ہائے تکبیر کے ہمراہ دیگر نعرے بلند کیے جاتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے:

غلام احمد کی جے

107

WILL DOWIE FIGHT THIS DUEL?

Who is a liar?

Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, Punjab, India, wants to know, and he believes he can get the truth out of John Alexander Dowie. The Hindoo has challenged the Zionite prophet to a duel to death and Dowie has turned up his nose at the Oriental prophet and refuses to say a word.

The man of Punjab is not a joker, and he wants Elijah the Restorer to know it. He asks the Zion potentate to fight to the finish and he has named prayer as the weapon. Furthermore, Mirza, who claims to be the promised Messiah, has laid down the rules for the deadly combat, and he demands that Dowie either "shoot or give up the gun."

Dowie has not accepted the challenge. He has not said that he will not. His followers say he hasn't time for any Punjabians, and that he has enough to do in preparing to swoop down upon wicked New York in October, when he intends to scrub the territory between the Bowery and the Bronx.

Mirza Ghulam Ahmad is jealous of the Illinois Messiah. He says someone is a liar and that he can prove it. And he intends doing it by prayer–a duel of prayer. He wants Dowie to stand up and pray that whoever of the pair is a liar may perish instanter. Mirza has not named his seconds nor the place of combat, but he wants a thousand men to back him up, and he is willing to give John Alexander an equally fair showing.

Mirza Is Not Prosperous

Mirza Ghulam Ahmad is jealous of by no means an ordinary prophet. He is not a banker, nor a real estate agent and a builder of cities, nor a lace maker. He hasn't been very prosperous as a Messiah. Qadian isn't as profitable a field for religious enterprise as Chicago, and Dowie has the Hindoo eclipsed when it comes to being a commercial Messiah. While Dowie is wearing a gorgeous purple robe and carrying a staff that reaches two feet above his bald poll, Mirza has only a cast-off overcoat, a pair of white breeches, and a bamboo cane.

And in the matter of whiskers Mirza is considerably handicapped. Dowie's chin is decorated with a snowfall that reaches to his watch chain, while the Mohammedan boasts only a straggling beard that hardly hides his collar button. But he sports a puffed and knotted turban that looks as religious, if it does not outshine, Dowie's hairless pate.

Dowie is long on prayer; in fact, his orisons ascend almost continually, but, according to Mirza Ghulam Ahmad, they are not good prayers, and do not reach very high.

Here is where Mirza expects to get the best of the captain of the Zion City baseball club. He says Dowie is a liar, and he is going to pray to the Almighty to strike down the liar. The Zionites declare this is unfair, and that Mirza would not be fighting on the square, for he would only be praying for the demise of his rival and would not be asking the Almighty to judge between them.

Mirza, in his challenge, does not say he is willing to come to Zion City. He favors long-distance prayers, and believes he can undo Dowie by the wireless method as easily as if he had him at his side.

This Mohammedan does not pose as a gleaner of shekels, but he does claim a large following. He tells the Chicago prophet that he has 100,000 devotees at his heels, and gives Dowie to understand he is no common exhorter. He has heard that Dowie despises the Mohammedans and he wants to know why.

Mirza claims he was sent here for the reformation of the world exactly at the time fixed by calculations he has made on the Biblical prophecies. After this he says to the chief Zionite:

"You should remember that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom you are anxiously awaiting."

This is not according to Dowie's calculation.

Mirza then goes on in this wise: "Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am the Messiah, and the Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims 100,000 souls, is making rapid progress.

"The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to have healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

Would Not Shed Blood.

The Indian claimant is a harmless sort of fellow, and he doesn't desire to shed any blood in his duel. He believes he can settle his dispute with Dowie with no more serious consequences than the death of himself or his rival.

عین ممکن ہے ک اس نعرے کے الفاظ کہاں سے آئے اور اس کے معنی میں یہ فقرہ الہامی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے تذکرہ میں اس رؤیا کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

’’پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا پھر کسی نے کہا:

غلام احمد کی جے یعنی فتح

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 613)

ڈوئی کی وفات 9مارچ 1907ء کو ہوئی اور وہ حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق مرا تھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ جس کی دولت اور شہرت دنیا میں عروج پر تھی اور چند سال میں حسرت ناک وفات سے دوچار ہوا اور یہ فقرہ پورا ہوا۔

’’غلام احمد کی جے‘‘

یہ اس فتح عظیم کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر حضورؑ نے حقیقۃ الوحی میں پیش کیا۔

آیئے! اب اس نمائش کی طرف چلتے ہیں جو فتح عظیم مسجد کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اس نمائش کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف اور متعدد احسانات کا اعادہ۔ قرآن کریم کی عظمت اور تراجم کا ذکر۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلموں کی آراء۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیح و مہدی کی آمد کی بابت پیشگوئیاں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف، تعلیمات اور پیشگوئیاں۔ معاندین اسلام بالخصوص ڈوئی کا تعارف۔ ڈوئی کے نوادرات کی نمائش۔ ڈوئی کے مہلک بیانات اور اسلام دشمنی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعوت مباہلہ اور اس کی تمام جہان میں اشاعت اور 160اخبارات کی نمائش جن میں چودہ وہ اخبارات ہیں جو ڈوئی کی وفات کے بعد منظر عام پر آئے۔ یہ تمام تراشے دنیا کے مختلف ممالک سے لے کر جمع کیے گئے ہیں جن میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ایشیا، یورپ، کینیڈا اور امریکہ شامل ہیں۔

THE HATTIESBURG NEWS

The Hattiesburg News., January 25, 1909, Image 3

Seventy-two years ago one of the greatest modern religious leaders of India, Mirza Ghulam Ahmad, was born in Punjab, India. He died in Lahore, India on May 26, 1908, after establishing of a cult that spread all over India and found many devotees among the lovers of the occult and mysterious in England and the United States. He claimed to be the Messiah which Mohammed said would come to his people. He was a man of wide learning and edited a magazine evidencing much scholarship, in which he defended his own particular variety of the Moslem faith and bitterly and maliciously attacked Christianity and its missionaries in India.

The Mirza came to the notice of Americans a few years ago by challenging John Alexander Dowie to a praying test. Each was to pray that the one who was an impostor should die first. When Dowie avoided him, the Mirza predicted that he would perish miserably, and when the pretended successor of Elijah died deserted by his family and former supporters he regarded that as a noted fulfillment of his prophecy.

He advocated peace and toleration, and had gone to Lahore a few days before his death to arrange for the establishment of a society to promote harmony and union between Hindus and Mohammedans.

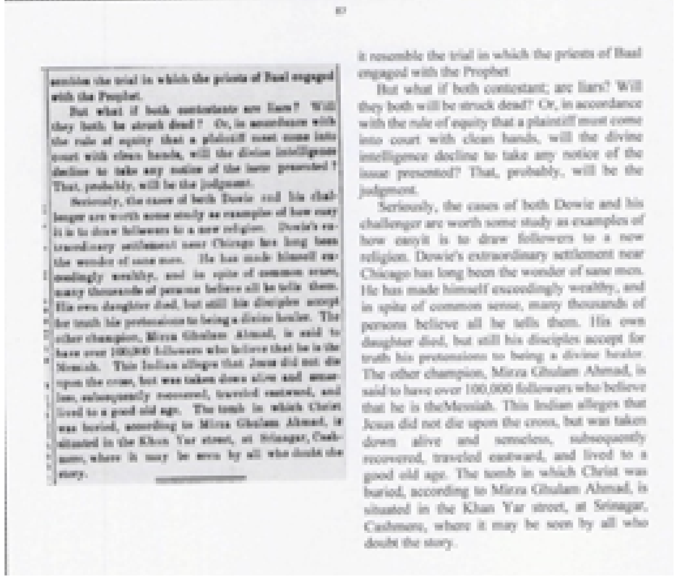

it resemble the trial in which the priests of Baal engaged with the Prophet.

But what if both contestants are liars? Will they both will be struck dead? Or, in accordance with the rule of equity that a plaintiff must come into court with clean hands, will the divine intelligence decline to take any notice of the issue presented? That, probably, will be the judgment.

Seriously, the cases of both Dowie and his challenger are worth some study as examples of how easy it is to draw followers to a new religion. Dowie's extraordinary settlement near Chicago has long been the wonder of sane men. He has made himself exceedingly wealthy, and in spite of common sense, many thousands of persons believe all he tells them. His own daughter died, but still his disciples accept for truth his pretensions to being a divine healer. The other champion, Mirza Ghulam Ahmad, is said to have over 100,000 followers who believe that he is theMessiah. This Indian alleges that Jesus did not die upon the cross, but was taken down alive and senseless, subsequently recovered, traveled eastward, and lived to a good old age. The tomb in which Christ was buried, according to Mirza Ghulam Ahmad, is situated in the Khan Yar street, at Srinagar, Cashmere, where it may be seen by all who doubt the story.

2۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ جب زائر اس نمائش میں داخل ہو اور اس کی مکمل سیر کے بعد جب وہ باہر آئے تو اس کے دل و دماغ میں یہ بات گھر کر جانی چاہیے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور حضرت مرزا صاحبؑ اپنے دعوے میں باطل نہیں۔

3۔ ہر احمدی کے دل میں خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے جذبات از سر نو اجاگر ہو جائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن سے ایک محبت اور اخلاص پیدا ہو۔

4۔ ایک مزید مقصد یہ ہے کہ ان معلومات کو تبلیغ کے ذریعے غیر مسلموں تک پہنچایا جائے۔

چند اور اہم معلومات

اب ذیل میں ان امور کی نشاندہی کی جائے گی جو کہ اس نمائش کی زینت رہے ہیں۔

یوں تو مجموعی طور پر پوسٹرز، بینرز، تصاویر سے نمائش کو مزین کیا جاتا ہے لیکن اس نمائش میں مندرجہ ذیل پیشکش کی نئی اشکال پیش کی گئیں۔

1۔ Videolooping اس طریق میں کمرے میں 9ٹی وی سکرین جو اسی مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں کہ Video کا مواد جاری طور پر ایک سے دوسرے سکرین پر جاری رہے اور تسلسل قائم رہے۔ زائرین اس رواں TV پر دو تین منٹ کے وقفہ سے تمام پیش کردہ مواد کا مشاہدہ کرسکیں۔ نمائش کا سارا مواد ان دس حصوں پر مشتمل تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا۔

2۔ ایک Virtual Tv ایسا بھی تھا جس میں ڈوئی کے بارے

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

میں 14 تراشے محفوظ ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے وہ باری باری سامنے آتے ہیں اور زائرین انہیں دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

3۔ ایک اور Virtuel Tv میں حضرت مسیح موعودؑ کی عبارات اسی طریق پر یعنی ہاتھ چلانے سے باری باری پڑھی جا سکتی ہیں۔

4۔ ایک بڑی مشین Kiosk جو Load Screen ہے اس میں ڈوئی کے مباہلہ کے بارے میں دستیاب شدہ 160 تراشے بذریعہ ملک اور بذریعہ ریاست کے جو نقشے نظر آتے ہیں ان کو انگلی سے چھونے سے وہ جملہ تراشے سامنے 55 انچ سکرین پر نظر آتے ہیں جو اس ریاست میں 1903ء سے 1909ء تک شائع ہوئے۔ ان ممالک میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، کینیڈا، امریکہ، یورپ اور ایشیا شامل ہیں۔ چھوٹے چھوٹے Dots سے ان علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

5۔ اس نمائش کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس kiosk کے ساتھ والی دیوار پر ایک 7x7 فٹ کا ایک فریم ہے جس میں Boston Herald مؤرخہ 23/ جون 1907ء آویزاں کیا گیا ہے جو اپنے عظیم سائز کی وجہ سے کئی فٹ دور سے پڑھا جا سکتا ہے اور جس کی شہ سرخی یہ ہے

Great is Mirza Ghulam Ahmad

اور اس کے ساتھ والی دیوار پر حضور اقدس علیہ السلام کی اصل شبیہ بھی جو قد آدم ہے آویزاں کی گئی ہے اور اس تصویر کے نیچے ایک خوبصورت شیشے کے Case میں وہ تمام اصلی نوادرات رکھے ہیں جو حضورؑ کی پیشگوئیوں دربارہ طاعون، زلزلہ، خسوف و کسوف کے نشانات پیش کر رہی ہیں مثلاً طاعون 1902ء کی اخباری سرخیاں اور تراشے، زلزلہ سان فرانسسکو کے اخباری تراشے اور ایک Astronomy book جس میں دو سائنسدان Telescope کے ذریعے خسوف و کسوف 1895ء کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی قد آدم تصویر کے ملحقہ ایک اور Tv Screen پر ہاتھ کے اشارے سے متحرک وہ چودہ تراشے پیش کیے گئے ہیں جن میں حضورؑ کی کامیابی کا تذکرہ درج ہے۔ ان میں Nebraska ریاست کے اخبار کے دو تراشے ہیں ایک 1903ء کا جس میں مباہلہ کی اطلاع ہے اور ایک 1907ء کا جس میں ایڈیٹر نے پرانی اشاعت کے حوالہ سے اس کے انجام کی خبر دی کہ ڈوئی پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔

یہ وہ ریاست ہے جس میں کوئی احمدی نہیں رہتا اور کبھی یہاں جماعت قائم نہیں ہوئی۔ اس کا اس طرح خبر شائع کرنا لاریب جماعت احمدیہ کی فتح کی نشانی ہے۔

حضور انور کے تبصرے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/ ستمبر 2022ء کو اس نمائش کا معائنہ فرمایا۔ ذیل میں حضور اقدس کے تبصرے پیش کیے جاتے ہیں:

1۔ ڈوئی کے نوادرات مشاہدہ کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرعون کے بدن کی حفاظت کرے گا اور اس سے یہ نشان زندہ جاوید ہو گا۔ آپ نے ان نوادرات کو جمع کر کے اس نشان الٰہی کو محفوظ کر لیا۔

ہماری ٹیم کے کسی فرد کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی اور یہ سن کر دل حمدِ الٰہی سے معمور ہو گیا۔ الحمد للہ۔

2۔ حضرت مسیح موعودؑ کے استعمال شدہ کوٹ کو بھی ایک خوبصورت شیشے کے Case میں Display کیا گیا تھا۔ حضور اقدس چند منٹ تک اس کوٹ کو دیکھتے رہے اور پھر فرمایا غالباً پشاور سے حضورؑ کو یہ تحفہ بھجوایا تھا۔ یہ کوٹ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی کی ملکیت تھا اور منظور الرحمان صاحب لے کر آئے۔

3۔ ایک گلاس کیس میں literary Digest کی 1903ء کا ایک اوّلین نسخہ پیش کیا گیا اور یہ عرض کی گئی کہ یہ پہلا نسخہ ہے جو ہمیں دستیاب ہوا ہے۔ حضور انور نے اس تراشے کا خلاصہ تیسرے نمبر پر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں شائع فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی Review of Religions کی اردو اشاعت جس میں اس مباہلے کا ذکر ہے دکھایا گیا ہے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ ریویو کہاں سے حاصل کیا گیا ہے۔

ایک سبق آموز بات

محنت

اگر والدین کی محنت اور لگن سے اولاد ڈاکٹر، انجنیئر یا افسر بن سکتی ہے تو پھر یہی اولاد نمازی کیوں نہیں بن سکتی۔ بات صرف ہماری اپنی ترجیحات کی ہوتی ہے۔ ہم اپنی اولاد کو بڑا انسان بنتا دیکھنا تو چاہتے ہیں مگر خود اس کے لئے مثال بننا نہیں چاہتے۔ دراصل فرق صرف بننے اور ہونے کا ہوتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اچھے بنتے ہیں مگر اچھا ہونا پسند نہیں کرتے۔ کم از کم ہر وقت ہر موقع پر نہیں۔

(مرسلہ: کاشف احمد)

طلوع و غروب آفتاب

17/ جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:41	18:00
مدینہ منورہ	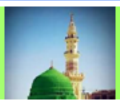	05:46	17:56
قادیان		06:03	17:48
ربوہ		05:43	17:28
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:30	16:27

فقہی کارنر

خادمِ شریعت فن جائز ہے

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ کیا عکسی تصویر لینا شرعاً جائز ہے؟

فرمایا:

’’یہ ایک نئی ایجاد ہے، پہلی کتب میں اس کا ذکر نہیں۔ بعض اشیاء میں ایک من جانب اللہ خاصیت ہے جس سے تصویر اُتر آتی ہے۔ اگر اس فن کو خادمِ شریعت بنایا جاوے تو جائز ہے۔‘‘

(بدر 24 تا 31/ دسمبر 1908ء صفحہ 5)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)